بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ
6-7

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

16/9 ذی الحجہ 1423 ہجری 18/11 تبلیغ 1382 ہش 18/11 / فروری 2003ء

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

اخبار احمدیہ

قادیان 8 فروری 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت کے واقعات بیان فرمائے۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا

وہ دنیا میں آئے گا اور مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں مصلح موعودؓ کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عز و جل خدائے رحیم و کریم و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم، اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامیٔ ارجمند، مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

درس القرآن

تمام دینوں پر اسلام کا غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا!

از علامہ زمخشری رحمہ اللہ تعالیٰ

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًاO (الفتح : ۲۹)

ترجمہ: وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے اور اللہ ہی کافی گواہ ہے۔

تفسیر: - امام محمود بن عمر الزمخشری (وفات ۸۲۵ھ) اپنی تفسیر "الکشّاف عن حقائق غوامض التنّزیل" میں آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام دینوں پر اسلام کا غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ اور یہ غلبہ دلائل و براہین اور آیاتِ ربّانیہ کے ذریعہ سے ہوگا۔ (تفسیر الکشاف الجزء الثالث صفحہ ۴۲۸ مطبوعہ مصر)

درس الحدیث

اسلام کے غلبہ کیلئے اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو صالح بیٹا عطا کرے گا!

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ. (مشکوٰۃ: باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

ترجمہ: - حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہونگے آپ شادی کریں گے اور آپ کی اولاد ہوگی۔

☆ - اس حدیث کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

قَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ فَفِیْ هٰذَا اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰهَ یُعْطِیْهِ وَلَدًا صَالِحًا یُّشَابِهُ اَبَاهُ وَلَا یَاْبَاهُ وَیَكُوْنُ مِنْ عِبَادِهِ الْمُكْرَمِیْنَ وَالسِّرُّ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُبَشِّرُ الْاَنْبِیَاءَ وَالْاَوْلِیَاءَ بِذُرِّیَّةٍ اِلَّا اِذَا قَدَّرَ تَوْلِیْدَ الصَّالِحِیْنَ

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ ۵۷۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اسمیں اس اَمر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مسیح موعود کو صالح بیٹا عطا کرے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اس کے برعکس نہ ہوگا۔ اور وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہوگا۔ اور اولاد کی بشارت عطا ہونے میں راز کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو جب اولاد کی بشارت دیتا ہے تو اس اولاد کا صالح ہونا لازماً مقدر رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرزند موعود کی درج ذیل الفاظ میں بشارت دی:-

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ عَنْمُوَایِل وَبَشِیْر اَنِیْقُ الشَّكْلِ دَقِیْقُ الْعَقْلِ .. مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ. یَاْتِیْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْفَضْلُ یَنْزِلُ بِنُزُوْلِهٖ وَهُوَ نُوْرٌ مُبَارَكٌ وَطَیِّبٌ مِنَ الْمُطَهَّرِیْنَ یُفْشِی الْبَرَكَاتِ وَیُغَذِّی الْخَلْقَ مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَیَنْصُرُ الدِّیْنَ۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۷)

یعنی - ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ اس کا نام عنموایل اور بشیر ہوگا۔ وہ خوش شکل اور وجیہہ ہوگا وہ صاحب عقل و فہم ہوگا۔ وہ آسمان سے آئے گا اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا اور وہ نور ہوگا اور برکت دیا جائے گا اور مطہر لوگوں میں سے ہوگا۔ اس کی برکتیں پھیلیں گی۔ وہ مخلوق کو پاکیزہ (یعنی روحانی) غذا دے گا اور دین کا مددگار ہوگا۔

یہود کی مذہبی کتاب طالمود میں پیشگوئی مصلح موعودؓ

طالمود یہود کی احادیث کی کتاب ہے۔ اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں جوزف برکلے نامی انگریز نے شائع کیا ہے۔ اس میں مسیح کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی کے ضمن میں مصلح موعود کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔

"It is also said that he (The Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson."

(طالمود بائی جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء)

ترجمہ :- یہ بھی روایت ہے کہ مسیح (اپنی آمد ثانی کے بعد) وفات پائیں گے اور اُن کی بادشاہت اُن کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

مصلح موعودؓ اور بزرگانِ اسلام

امام یحیٰ بن عقبؒ کی پیشگوئی

حضرت امام شیخ احمد بن علی نے ۴۴۵ھ میں ایک کتاب "شمس المعارف الکبریٰ" تصنیف فرمائی۔ ۱۹۰۸ء کے دوران یہ کتاب ہندوستان میں آئی اور خاندان حضرت نظام الدین اولیاء دہلی کے ایک فرد مسمّی یٰسین علی نامی نے اس کا ترجمہ کیا۔ اس کتاب کی جلد سوم صفحہ ۳۳۹ پر مصنّف نے حضرت امام یحیٰ بن عقبؒ کا آخری زمانے کے بارے میں منظوم کلام درج کیا ہے جس میں مہدی کی آمد اور اسکے خلفاء کا حال بطور پیشگوئی کے درج ہے۔ اس کے خلیفۂ دوم کا نام نامی محمود ظاہر کیا گیا ہے اسکے بعض اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

یظھر فی السماء عظیم نجم	لہٗ ذنب کمثل الریح عال
آسمان پر ایک دُمدار ستارہ طلوع کرے گا	اور اس ستارہ کی دُم بگولہ کی طرح لمبی ہوگی
فتلک دلائل المھدی حقًّا	سیملک للبلاد بلا محال
یہ مہدی کی سچی نشانیاں ہیں	وہ تمام ممالک کا مالک ضرور ہوجائے گا
اذا ما جاء ھم العربی حقًّا	علیٰ عمل سیملک لا محال
مقدر ہے کہ (مہدی کے بعد) ایک عربی النسل شخص آئے گا	اور وہ اس اہم منصب پر یقینی طور پر فائز ہوگا
ومحمود سیظھر بعد ھذا	ویملک الشام بلا قتال
اور اس کے بعد محمود ظاہر ہوگا	اور وہ شام کا بغیر لڑائی کے مالک ہوجائے گا
وعند نامنہٗ یوم عظیم	سیقتل فیہ شبان الرجال
اور ہمارے نزدیک اُسکے عہد میں ایک سخت زمانہ آئے گا	جس میں جوان لوگ قتل کئے جائیں گے (لڑائی ہوگی)

ان ابیات میں مہدی کی آمد۔ ذوالسنین ستارہ کا طلوع اور اس کے بعد ایک عربی النسل شخص کا اس کے مسند پر بیٹھنا اور پھر محمود کے ظاہر ہونے اور اس کے عہد میں ہونے والی لڑائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کی پیشگوئی

حضرت نعمت اللہ ولیؒ ہندوستان میں اپنی ولایت اور اہلِ کشف ہونے کا شہرہ رکھتے تھے۔ اُن کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ آخری زمانہ کے بارہ میں اُن کا ایک قصیدہ ہے اور یہ قصیدہ "اربعین فی احوال مہدیین" کے ساتھ شامل ہے۔ یہ رسالہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ میں طبع ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل پیشگوئی درباره مہدی و مصلح موعود ہے۔

غین ورے سال چوں گزشت ازسال	بوالعجب	کاروبارے بینم
ا ح م د ے خوانم	نام آں	نامدارے بینم
تاچہل سال اَے برادرِ من	دورِ آں	شہسوارے بینم
دَورِ اُو چوں شود تمام بکام	پسرش	یادگارے بینم

اِن اشعار کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشانِ آسمانی میں یوں درج فرمایا ہے۔

(۱)۔ "یعنی بارہ سو سال کے گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں۔ مطلب یہ کہ تیرھویں صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دنیا میں آئے گا۔ اور تعجب انگیز باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اور ہجرت کے ۱۲۰۰ سال گزرنے کے ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں کہ بوالعجب کام ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے"۔

(۲)۔ "کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ نام اُس امام کا احمد ہوگا"۔

(۳)۔ "اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کریگا۔ چالیس برس تک زندگی گزارے گا۔

(۴)۔ "جب اُس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا اور اس کے بعد اُس کا یادگار ہوگا۔

خطبہ جمعہ

ذکر الٰہی زبان پر بھی اور دل میں بھی بسا ہو پھر آپ خدا کی طرف بلانے والے ہوں تو آپ کی دعوت میں ایک عظیم شان پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایسی قوت جاذبہ پیدا ہو جائے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کو ردّ نہیں کر سکے گی

ذکر الٰہی کی جان محبت ہے۔ نمازیں ذکر کا معراج ہیں۔ ذکر الٰہی کے لئے نماز ایک برتن ہے۔ اپنی نمازوں میں خدا کی یاد کا دودھ بھریں۔

فرنچ سپیکنگ احمدی اردو سیکھیں۔ جو انگریز ہیں ان کو بھی اردو سیکھنی چاہئے اور یہی خالص مقصد رہنا چاہئے کہ وقت کے امام کی زبان اردو ہے۔ اور اگر ہم اس میں مہارت حاصل کریں گے تو اپنی زبان میں دین کی بہتر خدمت کر سکیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵؍مارچ ۱۹۹۴ء بمطابق ۲۵؍امان ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (سورة المنافقون آیت ۱۰)

ذکر الٰہی پر خطبات کا ایک سلسلہ چل رہا تھا جو بیچ میں بعض دوسرے موضوع پر خطبات کے نتیجے سے منقطع ہوا تھا۔ اب اس کے غالباً تھوڑے حصے باقی ہو گئے کیونکہ جو بھی میں نے اس کے نوٹس تیار کئے تھے ان پر میں نے نظر ڈالی ہے۔ اب غالباً ایک دو خطبوں کا مضمون اس سلسلے میں باقی ہوگا۔ ذکر الٰہی کا مضمون تو لامتناہی ہے مگر جن مختلف پہلوؤں سے جماعت کے سامنے اسے پیش کرنا چاہتا تھا وہ پہلو اب انشاء اللہ ایک دو خطبوں میں ختم ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس عبارت سے میں نے یہ مضمون اخذ کیا تھا اس عبارت کا آخری جملہ جو ہے اس کی تشریح میں پھر میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک نیا سلسلہ شروع کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں اموال یا تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ جو ایسا کرے گا وہ لوگ یقیناً گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ اس شخص سے تُو منہ موڑ لے جو اللہ کی یاد سے غافل ہو گیا۔ ﴿وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ اور دنیا کے سوا اس کی کوئی خواہش نہیں (ارادہ کا لفظ استعمال ہوا ہے) مراد اس سے یہی ہے کہ اس کی مراد دنیا رہ گئی ہے۔ اس کے سوا اس کی کوئی مراد نہیں۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ ان کے علم کا منتہی یہ ہے۔ جو علم کی پونجی ان کی ہے بس یہی کچھ ہے کہ دنیا کما لو اور سب کچھ حاصل ہو گیا۔

﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ میں درحقیقت اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ تمام انسانی علوم جو خدا کی یاد سے غافل ہوں ان کے وہ تمام علوم تمام تر دنیا کمانے کے لئے خرچ ہوتے ہیں اور اس پہلو سے آپ غیر مذہبی دنیا کے حالات کا جائزہ لے کے دیکھیں تمام تر علوم دنیا کمانے کے لئے خادم بنائے گئے ہیں اور کوئی بھی ایسا علم نہیں جو انسان کو خدا کی طرف لے جانے میں مدد کرے۔ پس ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ میں یہ بتایا ہے کہ ان کے علوم کا منتہی یہ ہے۔ جب یہ سائنسی تحقیقات کرتے ہیں تو ان کے پیچھے بھی دنیا کمانے کا کوئی مقصد ہوتا ہے اور بڑی بڑی کمپنیاں اربوں روپیہ اس بات پر خرچ کرتی ہیں کہ کوئی چیز نئی ان کے سامنے آئے اور وہ سارا Trade related ریسرچ پروگرام ہے۔ یعنی دوسری دنیا سے تجارتیں کرتے ہیں اس کو ٹریڈ (Trade) کہتے ہیں اور چونکہ ٹریڈ کے ذریعہ یہ بہت بڑی دنیا کی دولتیں کھینچتے ہیں اس لئے بہت بڑی بڑی ایجادات اسی مقصد سے ہیں کہ کسی طرح دنیا کمائی جائے۔ یہاں تک کہ اب بیماریوں میں بھی جتنی ایجادات ہیں ان کے تعلق میں جو ریسرچ ہو رہی ہے اس میں سے شاید ہی کوئی ایسی ہو جو مرض دور کرنے کی خاطر ہو۔ ورنہ اصل مقابلہ یہ ہے کہ کون پہلے ایسی دوا ایجاد کرے کہ جس کا کوئی مقابلہ دنیا میں نہ ہو اور تمام تر دنیا کی دولتیں ہم سمیٹ لیں۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہ ہوتا تو ایڈز (Aids) پر جو اب خرچ کرتے ہیں یہ بھی نہ کرتے۔ آخری مقصد ہر علم کا دنیا کمانا بنا ہوا ہے۔

(اس موقعہ پر کسی فنی خرابی کی وجہ سے چند جملے ریکارڈ نہیں ہو سکے۔)

﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾۔ علم کے تعلق سے یہاں اَعْلَمُ کا لفظ بولا گیا۔ یعنی ان کے علم کا تو یہ حال ہے۔ اللہ کے علم میں بہت باتیں ہیں اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے اس شخص کو جو اپنی راہ سے بھٹک گیا ہو۔ ﴿وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى﴾ اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت کے رستے پر ہو۔ تو مراد یہ ہے ضالین لوگ ہیں، گمراہ ہیں، رستے سے ہٹے ہوئے ہیں، ان کو اپنی بھی خبر نہیں ہے۔ جو علم تھا وہ دنیا کا نوکر کر دیا۔ اس لئے ان آیات میں ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى﴾ کا مضمون کھول دیا گیا ہے کہ کیوں ان سے کنارہ کش ہو۔

قرآن کریم نے پہلے فرمایا، جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی، کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اولاد زیادہ اہمیت رکھتی ہے، اموال کا ذکر پہلے کیوں فرمادیا۔ تو اس دوسری آیت نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ انسان کی زیادہ تر جدوجہد اموال کمانے میں ہے اور اولاد، اموال کے مقابل پر ایک ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔ جتنا انسان کے ذہن میں اموال گھوم رہے ہیں اس سے بہت کم اولاد گھومتی ہے۔ لیکن بعض صورتوں میں بعض لوگ اولاد پرست بھی ہوتے ہیں اس لئے وہ بہرحال استثناء ہیں۔ ان کے ذہن میں ہر وقت اولاد کا تصور گھوم رہا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھیں اب تو مال کی محبت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ساری دنیا میں آپ کو زیادہ تر لوگ مال کی محبت میں اتنا گم دکھائی دیں گے کہ اولاد کی ہوش نہیں رہتی۔ مجھ سے جو لوگ ملنے آتے ہیں بعض دفعہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور بیگم سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دونوں کما رہے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ مجبوری کے پیش نظر ہوتا ہے۔ بعض غریب لوگ آتے ہیں انہوں نے قرضے اٹھائے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی حالت ہی کو درست نہیں کرنا بلکہ پچھلے رشتہ داروں کی بھی مدد کرنی ہے اس لئے وہاں یہ بات قابل فہم ہے۔ وہاں ایک اعلیٰ مقصد ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ دنیا کمانے پر مجبور ہیں۔ لیکن میں ان کی بات نہیں کر رہا، ایسے لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک اپنی ذات میں اتنا مستغنی ہے یعنی اتنا خدا تعالیٰ کے فضل سے دولت کماتا ہے اور رکھتا ہے کہ اولاد کو ترک کر دینا اس کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ لیکن جب میں پوچھتا ہوں کہ

بچوں کا کیا کرتے ہیں؟ تو جی بچوں کے لئے ہم نے بے بی سٹر (Baby Sitter) رکھا ہوا ہے۔ اب جس کے بچے بے بی سٹر (Baby Sitter) کے سپرد ہو جائیں اور وہ آپ دنیا کی دولت کے سپرد ہو جائے اس بے چارے کی اولاد کا کیا بنے گا۔

ایک دفعہ مجھے مشرق وسطی سے ایک فون آیا کہ جی میں ایک کام کرتی ہوں سنا ہے آپ ناراض ہیں۔ مَیں نے کہا تمہارا نام لے کے تو ناراض نہیں ہوں مگر تمہارے حالات میں جانتا ہوں، تمہارا خاوند اچھا بھلا کماتا ہے، تمہیں خدا نے بہت پیاری اولاد بخشی ہے تو کیوں تم اس کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگ رہی ہو۔ اس نے کہا میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔ تو دنیا سے جو وسیع تعلق ہے خلافت کا اس کے نتیجے میں ساری دنیا ایک خاندان کی طرح بنی ہوئی ہے اور سب بے تکلف بات کرتے ہیں اور باتیں پہنچاتے ہیں۔ اسی لئے ان امور پر جتنی نظر خلیفۂ وقت کی ہو سکتی ہے، خواہ کوئی بھی خلیفہ ہو بعد میں آنے والا یا پہلے گزرا ہوا، اتنی دنیا میں کسی اور منصب کو یہ معلومات نصیب نہیں ہوتیں کیونکہ وہ ایک ذاتی تعلق سے جستجو بھی کرتا ہے اور لوگ از خود بھی اس تک اپنے حالات پہنچاتے ہیں۔ ان کی روشنی میں وہ انسانی نفسیات سے تعلق رکھنے والے مسائل جو شاید بعض دوسروں کے لئے حل کرنا دوبھر ہوں، ان پر مشکل ہوں، لیکن یہ تمام جماعت کی دسے از خود آسان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہاں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ﴾ یہ کسی حکمت کے پیش نظر ہے، یونہی اتفاقاً اموال کو پہلے اور اولاد کو بعد میں نہیں رکھا گیا۔ اور ساتھ ہی دوسری آیت جو مَیں نے پڑھی ہے اس کا اس سے گہرا تعلق ہے۔ فرمایا ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی مراد صرف دنیا رہ جاتی ہے۔ یہاں اولاد کا بھی ذکر نہیں کیا آخری منتہی بعض وجودوں کا صرف دنیا رہ جاتی ہے اس کے سوا کوئی ہوش نہیں رہتی۔ بلکہ ایسے باپ بھی دیکھے گئے ہیں جو کروڑ پتی ہوتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پیچھے پھینک دیتے ہیں اور ان سے وہ اگر بیچ میں سے کچھ حاصل کرنا چاہیں تو ان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اولاد کو دھکے دے کر خود برباد کر دیتے ہیں۔ تو یہ وہ آخری مقام ہے جہاں تک انسان اپنی ذلت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے ﴿وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ ان سے تعلق جوڑو گے تو پھر تمہارا بھی یہی حال ہو جائے گا۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ ان کا علم بھی سب کچھ دنیا کا خادم ہو چکا ہے۔ ان سے کیوں تم تعلق نہیں توڑتے۔ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا﴾ پس حکم ہے کہ ایسے لوگوں سے اپنے تعلقات توڑ لو، ان سے الگ ہو جاؤ۔ کیونکہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے ان لوگوں کا ہے جنہوں نے خدا سے تعلق توڑ لیا ہے اور کلیۃً دنیا کے ہو گئے ہیں۔ ان سے اگر میل جول بڑھاؤ گے، ان سے تعلقات رکھو گے تو تم پر بھی، تمہاری اولادوں پر بھی، دنیا کے بد اثرات اس حد تک غالب آسکتے ہیں کہ تمہیں انہی کی طرح دنیا کمانے کا شوق ہو جائے اور انہی کی طرح اپنی بڑائی ان باتوں میں دیکھو جو باتیں اللہ کے نزدیک بے معنی اور عارضی اور سطحی ہیں۔ اور اہل خرد جو خدا تعالیٰ کا تصور اور اس کی یاد رکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ شیخیوں کی باتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں کہ کتنا کسی نے کیا کر لیا اور کس طرح وہ رہا۔ یہ عارضی دنیا کی باتیں ہیں اور ان پر لذتیں لے لے کر یا فخر سے انسان کا بیان کرنا یہ اس کی اپنی پستی کی علامت ہے۔ پس فرمایا کہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھو گے تو خطرہ ہے کہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ یہ کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہے، کوئی بائیکاٹ نہیں ہے بلکہ ایک اور پہلو بھی اس میں ہے یعنی ایک تو بچنے کا پہلو ہے دوسرا خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہے جو ذکر الٰہی کی جان ہے۔

ایک شخص جس کا ذکر، اللہ ہو، جس کی محبت اللہ کے ساتھ ہو، وہ ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہے جس کا ذکر دنیا ہو اور دنیا ہی اس کی محبت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد طبیعت منغض ہو جائے گی۔ انسان کہے گا کہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ جو پیاری چیز ہے، سب سے زیادہ عشق کے لائق چیز ہے اس کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر کریں گے تو ان کی آنکھوں سے یوں لگے گا جیسے روشنیاں بجھ گئی ہوں اور دنیا کی باتیں کریں تو ایک دم دلچسپی شروع ہو جائے گی۔ ان کے ساتھ طبعاً جوڑ ہی کوئی نہیں ہے تو ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى﴾ میں صرف حکم کے معنی نہیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی روح بھی بیان فرما دی کہ تم اللہ سے محبت کرنے والے لوگ ہو تمہارا ان لوگوں سے دل کیسے لگ سکتا ہے۔ اور پھر محبوب کی غیرت کا بھی سوال ہے۔ جس پیارے سے ان لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے تم ان کے خوف سے ان سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ اگر ان کا تعلق اور ان کی رضا تم پر اتنی غالب ہے کہ ان سے تم منہ نہیں موڑ سکتے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ خدا سے تمہارے تعلق کے دعوے جھوٹے ہیں۔ ان معنوں میں اس مضمون کو سمجھیں۔ لیکن اس کا غلط مطلب نہ لیں کیونکہ ظاہری تعلق اور ہمدردی بنی نوع انسان میں یہ احکامات مانع نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر غور کریں تو ہر چھوٹے بڑے سے آپ کا تعلق تھا۔ یہاں وہ تعلق مراد نہیں ہے۔ جن معنوں میں تعلق توڑنے کا حکم ہے اس معنے میں یعنی اس معنے کے اظہار میں ایک بہت فصاحت وبلاغت ہے۔

﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى﴾ یعنی تمہارا قبلہ اور ہو جائے، تمہارا رخ بدل جائے۔ ان کی طرف پیٹھ کر لو جنہوں نے خدا کی طرف پیٹھ کی ہوئی ہے اور اپنا قبلہ درست رکھو۔ پس ان کے مقاصد میں ان کے شریک نہ ہو۔ ان سے ایسا پیار کا تعلق نہ باندھو کہ تمہارا بھی وہی قبلہ دکھائی دینے لگے جو ان کا قبلہ ہے۔ تمہاری بھی وہ تمنائیں بن جائیں جو ان کی تمنائیں ہیں۔ وہی مرادیں تمہاری ہو جائیں جو ان کی مرادیں ہیں۔ پس ان معنوں میں ذکر الٰہی کا ایک تقاضا ہے جس کے نتیجے میں ہمیں اپنی مجالس کو درست کرنا چاہئے اور اگر مجالس درست نہیں ہیں تو اس آئینے میں اپنا منہ دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ آیت کا آئینہ اتنا شفاف ہے اور اتنا کھلا کھلا ہے کہ آپ کے دل کے پاتال تک آپ کی تصویر آپ کو دکھاتا ہے۔ پس جہاں طبعی طور پر بعض لوگ بعض خاندانوں کی طرف اس لئے دوڑتے ہیں کہ وہ دولتمند ہیں اور اس کے سوا ان کے پاس بیٹھنے میں ان کو کوئی مزہ نہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہوتے ہیں ایسے امراء بھی ہوتے ہیں جن کی دماغی حالت اتنی پست ہوتی ہے اور ان کے ذوق اتنے گھٹیا ہوتے ہیں کہ ان کے پاس چند منٹ بیٹھنا بھی ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے پاس بعض دیکھے ہیں جو دن رات وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور صرف یہ مزہ آرہا ہے کہ ایک امیر کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اور دنیا دیکھے گی کہ ان کے ساتھ اس کا آنا جانا ہے، ان میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔ تو یہ اس حکم کے منافی ہے اور یہ مراد ہے کہ ان میں عزتیں نہ ڈھونڈو، ان کے ساتھ تمہاری لذتیں وابستہ نہیں ہیں نہ ہو سکتی ہیں۔ ان کے ذوق مختلف ہیں، ان کے قبلے الگ ہیں۔ پس اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو اور جس طرح محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے محبوب کا ذکر خیر کرنے والے لوگ ہوں ان میں بیٹھ کر وہ لذت پاتا ہے اسی طرح اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔ یعنی خلاصۃً آخری بات یہ بنتی ہے مگر صحبت صالحین کا مضمون نسبتاً خشک ہے یہ اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع مضمون ہے یا دوسرے لفظوں میں بہت گہرا مضمون ہے کہ جہاں محبت ہے وہیں بیٹھو، ان لوگوں میں بیٹھو جن کو اس سے محبت ہے جس سے تمہیں محبت ہے۔ اور یہ ایک طبعی بات کا تقاضا ہے، کوئی بیرونی حکم نہیں ہے۔ اگر اس کو نہیں سمجھو گے تو ضائع ہو جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تمہارا رخ پلٹنے لگے گا۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہ روایت مجمع البیان فی تفسیر القرآن سے لی گئی ہے زیر تفسیر سورۃ الجمعہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے خدا کو بازار میں یاد کیا جب کہ لوگوں کو ان کی تجارت اور دیگر کاموں نے خدا سے غافل کر دیا ہو اس شخص کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا"۔

اس حدیث کا مضمون چونکہ اس آیت کریمہ سے وابستہ ہے جو مَیں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس لئے قطع نظر اس کے کہ یہ کتاب نسبتاً ثانوی حیثیت کی معتبر کتاب ہے یا اس کے راوی

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

مضبوط ہیں کہ نہیں یہ بنیادی اصول تسلیم کے لائق ہے کہ جس حدیث نبوی کی بنیاد کسی قرآنی آیت میں دکھائی دے جائے اس کو یہ کہہ کر رد نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا راوی کمزور ہے۔ اور اس حدیث کی تو بڑی کھلی کھلی بنیاد اس آیت کریمہ میں نظر آرہی ہے۔ بازاروں میں جب کہ تجارت کا ماحول ہے لوگ جو بازار سے سودا خریدنے جاتے ہیں کم ہی ہونگے جنہیں خدا یاد آتا ہوگا۔ عورتیں ہیں ان کو کسی اور عورت کے کپڑے یاد آرہے ہوتے ہیں کہ ایسی چیزیں مَیں نے وہاں دیکھی تھیں۔ اگر وہ فرنیچر کی دکان میں ہیں تو کسی کے گھر کا فرنیچر یاد آرہا ہوتا ہے کہ اتنا اچھا ہم نے وہاں دیکھا تھا، اس سے بڑھ کر خوبصورت چیز خریدیں۔ غرضیکہ ہر شخص کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق کچھ چیزیں ضرور یاد آتی ہیں اور وہ شاپنگ میں یعنی سودا خریدنے میں اس کے لئے راہنمائی کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ گویا ایک دوست اندر اندر ان کو مشورے دے رہا ہوتا ہے کہ ہاں یہ ویسی ہی چیز ہے، یہ ویسی ہے یا ویسی نہیں ہے اس لئے اس معاملہ میں یہ طریق کار اختیار کرنا چاہئے۔ تو ہر شخص اپنے جذبات، اپنے دماغ کا تجزیہ کر کے دیکھے تو وہ معلوم کرے گا کہ جو مَیں بتا رہا ہوں بالکل درست اسی طرح ہوتا ہے۔ خدا کو کتنے یاد کرتے ہیں یا خدا سے غافل لوگوں کو دیکھ کر کتنے ہیں جن کے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ کیسی دنیا ہے، دنیا کے ہنگامے، تجارتوں میں مصروف، تجارتوں کی خاطر جھوٹ بولے جا رہے ہیں، ملمّع کاریاں ہو رہی ہیں اور اس طرح گرتے ہیں جیسے مکھی گند پر گرتی ہے۔ اس طرح لوگ ان چیزوں پہ ٹوٹے پڑتے ہیں گویا کہ ساری زندگی، ساری ان کی کائنات یہی کچھ ہے۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ ایسی صورت میں خدا کو کون یاد کرتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا وہاں یاد کرو گے اور طبعاً محبت سے یاد کرو گے تو پھر پتہ چلے گا کہ حقیقی عاشق کون ہے۔ پھر اس چھوٹی سی نیکی کا جو بظاہر بے محل ہے، محل کی نیکی سے بھی زیادہ شمار ہوگا۔ کیونکہ جب نماز کے لئے آپ مسجد میں آتے ہیں تو وہاں خدا ہی کو یاد کرنا ہے۔ مگر وہاں بھی بعض لوگ بازار ہی یاد رکھتے ہیں۔ یہ بھی ایک بات ہے اس لئے ان موقعوں پر اپنے ذکر الٰہی کی نگرانی کریں اور ان کی حفاظت کریں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص کو مسجد میں بازار یاد آجائے وہ گنہگار ہے۔ مختلف مراحل ہیں، سلوک کی منزلیں ہیں۔ تعلق ایک طرف سے ٹوٹتے ٹوٹتے، ٹوٹتے ہیں، دوسری طرف جڑتے جڑتے، جڑتے ہیں۔ اس لئے کوئی بعید نہیں کہ ایک انسان نیک متقی ہو اور نیت یہی ہو کہ وہ ذکر سے اپنے رب کو کمائے مگر دنیا کے تعلق پھر حملہ کر کے بار بار اس پر یورش کرتے ہیں اور اسے غافل کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک جہاد کی ضرورت ہے، ایک ایسے جہاد کی جس کے لئے آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو مستعد کرلیں اور یاد رکھیں کہ یہ حملوں کے مقامات ہیں۔ پس جس کو بازار میں خدا یاد آتا ہے اس کی نیکی اس لئے زیادہ ہے کہ اسے مسجد میں بازار کیسے یاد آسکتا ہے۔ اس کی تو یہ شان ہے کہ جہاں دنیا خدا بھول جاتی ہے وہاں اس نے خدا کو یاد رکھا تو جہاں جاتے ہی خدا کو یاد کرنے کے لئے ہیں اس بے چارے کو وہاں کہاں بازار یاد آجانا ہے۔ اس لئے یہ اس کنارے کی بات ہے جہاں خدا کا ذکر عموماً نفسیاتی کیفیتوں کے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جو نیکی ہے وہ یقیناً بہت بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ پس یہ کوئی مبالغہ آمیز روایت نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب فرما دی گئی ہو۔ یہ ان رواتیوں میں سے ہے جہاں ایک نیکی کو ہزار نیکی کہا جائے تو ہرگز بعید نہیں ہے۔

پھر اس کے ساتھ جو مزید عنایت ہے وہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا"۔ اب یہ الفاظ بھی جیسا کہ احادیث کو بار بار پڑھنے سے انسان سچی اور پاک احادیث کے مضمون سے ہم مزاج ہو جاتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ الفاظ بھی یقیناً حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہیں۔ ایسے بازار کی بات ہو رہی ہے جہاں لوگوں کے دل میں خدا کا خیال ہی نہیں گزرتا تو اس کے مطابق خدا کی شان مغفرت اس طرح ظاہر ہوتی ہے۔ فرماتا ہے مَیں تمہارے سے ایسی بخشش کا سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا خیال بھی نہیں جاسکتا۔ جہاں کسی انسان کا خیال نہیں جاسکتا تھا تم نے مجھے یاد کیا اب میں تم سے وہ سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا، تمہارا بھی، خیال نہیں جاسکتا کہ مَیں کیسے کیسے تم سے مغفرت کا سلوک فرماؤں گا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں انسان اگر اپنے گناہوں پر نظر ڈال کر دیکھے تو پورے گناہوں پر اس کا احاطہ ہی نہیں ہو سکتا۔ زندگی کا اکثر حصہ ایسا ہے جس میں کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس وہ ساری چیزیں جو نظروں سے اوجھل تھیں وہاں ان کے لئے استغفار کر ہی نہیں سکا۔ جب استغفار کرتا ہے تو بعض موٹے موٹے گناہ، بعض بڑی بڑی غلطیاں اور خاص طور پر وہ جو تازہ ہوں اور ان سے بھی بڑھ کر وہ جن کے پکڑے جانے کا خطرہ ہو وہاں تو انسان خوب استغفار کرتا ہے لیکن جہاں دنیا کی نظر میں نہ پکڑا گیا ہو اور خدا کی پکڑ کی نظر باقی ہو وہاں دل میں وہ جوش ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اکثر لوگ عموماً استغفار کے لئے اس وقت لکھتے ہیں جس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ جب ابھی دنیا کی پکڑ کا خوف ان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہوتا ہے اور ایسا گھبرا گھبرا کر پھر خط لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور اگر ان کو یقین ہو جائے کہ دنیا معاف فرما دے گی تو پھر وہ جو اللہ کے لئے بخشش کی بے حد طلب پیدا ہوئی ہے وہ نرم پڑ جائے گی۔ یعنی شکر ہے الحمد للہ بات ٹل گئی اب اللہ معاف فرمائے، نہ فرمائے یعنی منہ سے تو نہیں کہیں گے لیکن اپنی نفسیاتی کیفیت کا جائزہ لیں تو بات تو یہی بنتی ہے۔ اس کے سوا بات کوئی نہیں ہے۔ تو ان کے لئے بھی دعا تو کی جاتی ہے لیکن یہ بھی دعا ہوتی ہے کہ اللہ ان کو مستقل اپنی مغفرت کی طرف متوجہ فرمالے اور وہ گناہ جن میں دنیا کی پکڑ سے بچ نکل چکے ہیں، جو ماضی کا حصہ بن چکے ہیں ان میں بھی یہ خدا کی طرف مغفرت کے لئے مائل ہوں اور استغفار کریں۔ بہرحال ذکر الٰہی کا جو بازار سے تعلق تھا اس کے متعلق مَیں نے آپ کے سامنے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو حدیث رکھی ہے اس میں ذکر الٰہی کے تعلق میں بہت ہی گہرا اور پیارا مضمون ہے اور اس کا بخشش سے تعلق بھی ظاہر فرمایا گیا ہے کہ ذکر الٰہی کا بخشش سے ایک تعلق ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اس ضمن میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"دوسرے یہ بات حال والی ہے، قال والی نہیں۔ جو شخص اس میں پڑتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا"۔

ذکر الٰہی کا استغفار سے ایک بڑا گہرا تعلق ہے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ان کو نہیں سوجھ سکتیں جو ان حالات سے گزرے نہ ہوں۔ جو ان حالات سے گزرتے ہیں وہی اس معرفت کو پاتے ہیں اور وہی ہیں جو بیان بھی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو خدا کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھ رہا ہو اسے غلطی کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی۔ جو ہر وقت سامنے دیکھے کوئی نگران میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے اسے کیسے توفیق مل سکتی ہے یا جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ اس کی نافرمانی کرے جس کو مقتدر ہستی سمجھتا ہے، سب سے غالب اور پکڑ میں سب سے سخت بھی سمجھتا ہے۔ تو خدا سے غیوبیت ہے جو گناہ کرواتی ہے اور مومن بھی ہر حال میں ہر وقت خدا کے سامنے نہیں رہتا یعنی خدا کے سامنے تو رہتا ہے لیکن اپنی دانست میں خدا کے

﴿سال 2003 میں تبلیغی و تربیتی جلسے﴾

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان، مبلغین کرام اور معلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے دوران سال 2003ء درج ذیل تفصیل کے مطابق تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ مقامی سہولت کے مطابق ان تاریخوں میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ	20 فروری 2003ء
جلسہ یوم مسیح موعودؑ	23 مارچ 2003ء
جلسہ سیرت النبی ﷺ	27 اپریل 2003ء
جلسہ سیرت النبی ﷺ	15 مئی 2003ء
جلسہ یوم خلافت	27 مئی 2003ء
جلسہ ہفتہ قرآن مجید	یکم تا سات جولائی 2003ء
جلسہ سیرت النبی ﷺ	31 اگست 2003ء
جلسہ یوم پیشوایان مذاہب	26 اکتوبر 2003ء

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت سے گذارش ہے کہ مذکورہ تمام جلسوں کا انعقاد شایان شان رنگ میں کیا جائے۔ یہ جلسے نومبائعین کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اس لئے خصوصی طور پر نومبائعین احباب و خواتین اور نئی نسل کے بچوں و بچیوں کو ان اجلاسات میں منظم طریق سے شریک کریں۔ اسی طرح انہیں ان جلسوں کی اہمیت و افادیت اور برکات کا بھی علم ہوگا۔

اور پھر ان جلسوں کی رپورٹس خلاصے کی صورت میں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

سامنے نہیں رہتا۔ اس لئے گناہ غیبوبیت کا نام ہے۔ دراصل خدا سے دوری کا نام ہی گناہ ہے۔ وہ دُوری عارضی ہو تو عارضی گناہ ہے۔ وہ دوری مستقل بن جائے تو ہمیشہ کا گناہ ہے، ساری زندگی گناہ بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو نظم ہم اکثر سنتے ہیں "سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی" اس میں یہی مضمون ہے۔ ہر نعمت کے ذکر کے بعد یہ فرمایا ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے۔ پس اس نظم کو پڑھیں اور بار بار پڑھ کے دیکھیں پھر اس فقرے کی سمجھ آئے گی کہ "دوسرے یہ بات حال والی ہے، قال والی نہیں"۔ مَیں جو کہہ رہا ہوں اس حالت سے گزر رہا ہوں کہ ہر وقت میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے جلال کے سامنے مَیں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میری مجال کیا ہے کہ مَیں کوئی گناہ کروں۔

پس اس حال کے مطابق مَیں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ ذکر الٰہی کا بڑا فائدہ اور بہت بڑی منفعت اس بات میں ہے کہ انسان خدا کی روشنی کے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور اس سے اس کے گناہ کٹ جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے ایک تاجر نے ستّر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر ایک آن بھی خدا سے جدا نہ ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا﴿لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾"۔

اسی آیت کی تفسیر ہے جو مَیں نے پڑھی تھی۔ اسی تفسیر کے تعلق میں حدیث نبوی بیان کی جس میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بازار میں یاد کرنے والے کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے اور وہی مضمون مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرۃ الاولیاء کے حوالے سے یوں بیان فرماتے ہیں۔ ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے ستّر ہزار کا دیا اور ستّر ہزار کا لیا۔ یعنی سودا ایسا کیا کہ کچھ خریدا اور کچھ بیچا۔ لیکن ایک آن بھی خدا کے خیال سے غافل نہیں رہا۔ اب ایسا شخص جب تاجر بنتا ہے تو تجارت کی دنیا میں امن کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اگر سارے تاجر ذکر الٰہی کرنے والے ہوں تو سارے خوف جو تجارت سے تعلق رکھتے ہیں دنیا سے اٹھ جائیں اور مال بجائے اس کے کہ دنیا کمانے کا ذریعہ بن جائے اللہ تعالیٰ کمانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص جو ذکر الٰہی کرتے وقت سودا کرتا ہے اس کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ ساتھ ساتھ جھوٹ بول رہا ہو کہ خدا کی قسم مَیں نے تو اتنے کا خریدا تھا، مَیں تمہیں اتنے میں بیچ رہا ہوں۔ اور یہ جو منظر ہے یہ آپ کو بعض مسلمان ممالک میں بھی عام دکھائی دیتا ہے اور بڑی دردناک بات ہے کہ مسلمان ممالک میں دوسروں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ باقی تو خدا کے ذکر سے اتنا دور جا چکے ہیں کہ اپنی ذاتی منفعت کے لئے جھوٹ بولنے کے لئے بھی خدا یاد نہیں آتا۔ لیکن مسلمانوں بے چاروں میں اتنی بات تو ہے کہ جھوٹ کے وقت، ذاتی غرض کے لئے خدا ضرور یاد آجاتا ہے، کچھ تو ہے بہر حال۔ گرچہ ہے کس کس برائی سے بھلے بایں ہمہ۔ برائی سے ہی لیتے ہیں مگر نام تو یاد رکھتے ہیں اللہ کا۔ تو برے وقتوں میں ہی سہی مگر جب جھوٹ کے لئے اور فساد کے لئے اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے خدا کا نام لیا جائے تو ایک بڑی مکروہ حرکت ہے، بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن ایسا ہوتا ہے۔ تو ان معنوں میں یاد نہیں کرنا جن معنوں میں خدا کا نام لے کر قسمیں کھا کر جھوٹے سودے بیچتے ہوں۔ ان معنوں میں یاد کرنا ہے کہ خدا کو سامنے دیکھنا ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اور پھر جو سودا کریں گے وہ ہر سودا سچا سودا ہوگا۔ اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہوگی، کوئی دھوکہ شامل نہیں ہو سکتا۔ تمام دنیا کے تجارتی تعلقات اگر اصلاح پذیر ہو جائیں تو باقی معاملات میں بھی دنیا میں امن آجائے گا کیونکہ اصل انسان کا جو سب سے اعلیٰ مقصد ہے وہ اپنی بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذرائع اکٹھے کرنا ہے اور تجارت اس میں ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ صرف ایک نہیں تجارت کی بنیاد تو بہر حال ایگریکلچر پر بھی ہے اس لئے مَیں بتا رہا ہوں کہ جو دنیا کے تعلقات ہیں ان میں تجارت ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ہل چلاتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں اور جب دانے پھینک رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں، جب اپنی فصلوں کو اگتی ہوئی دیکھتے ہیں تو ان کی روئیدگی کو دیکھ کر بھی ان کو خدا یاد آتا ہے جب ان میں کوئی بیماری پڑتے دیکھتے ہیں تب بھی دعائیں کرتے ہیں اور ان کو خدا کے فضلوں کا پانی بھی دیتے ہیں، صرف عام پانی نہیں دیتے۔ ان معنوں میں پھر ساری زراعت بھی ذکر الٰہی سے معمور ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ پہلے بھی غالباً بیان کر چکا ہوں۔ ایک دفعہ سندھ میں آپ دورے پر گئے تو بعض بہت اچھے اچھے مینجر تھے اور ایسے تجربہ کار، تعلیم یافتہ جن کی فصلیں نمایاں طور پر ان کے علم اور تجربے کی مناسبت سے اچھی ہونی چاہئے تھیں مگر ان کے مقابل پر ہمارے مولوی قدرت اللہ صاحب بھی محمود آباد میں مینجر تھے۔ ان کی فصلیں دیکھیں تو لہلہاتی ہوئی سر سبز و شاداب اور جو دوسری فصلیں ارد گرد زمینداروں کی نہ وہ مقابلہ کر رہی تھیں نہ دوسرے مینجروں کے نیچے پلنے والی فصلیں۔ تو حضرت مصلح موعودؓ نے تعجب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے کیا ترکیب کی ہے۔ آپ تو مولوی کہلاتے ہیں آپ کو تو کوئی اتنا بڑا زراعت کا تجربہ بھی نہیں، آپ کی اچھی ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کی آپ سے کم تر ہیں۔ انہوں نے کہا صرف ایک بات ہے کہ مَیں نے ہر کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں۔ ایک ایک کھیت پر دعائیں کی ہیں اس کے سوا مَیں کچھ نہیں جانتا۔ اس کو کہتے ہیں ذکر الٰہی۔ وہ تجارت میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں، کھیتی باڑی میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور مولوی منشی عبد اللہ صاحب جو مولوی عبد اللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کر سنا دو میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے تھے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے۔ مَیں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی تازہ تحریر، "الحکم" کی کوئی عبارت وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں۔ ہر سال سو بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تادمِ آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

آج کل دوست مجھے خط لکھ رہے ہیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں دعوت الی اللہ کا ایسا رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ کثرت سے لوگوں نے وعدے کئے ہیں کہ ہم اتنے احمدی ضرور بنائیں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر سابق سالوں میں اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائی نتیجہ یہ نکلا کہ اب انہوں نے اور بھی بڑھا چڑھا کر وعدے کر لئے ہیں کہ جی اللہ پہ توکل ہے اور اس توکل کی ایک بنا ہے۔ پہلے جب انہوں نے وعدے کئے تھے تو ان وعدوں کے مطابق محنت کی تھی اور محنت سے آگے جو بات پڑی ہوئی تھی، جو ان کی محنت کی حد سے باہر تھی وہ خدا نے ان کو پہنچا دی، اپنے فضل سے عطا کر دی تو ان کا حق ہے کہ بڑھ چڑھ کر وعدے کریں۔ جو طاقت ہے وہ محنت کر رہے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ باقی دعا سے کمی پوری ہو گی اور بعض لوگ ہیں جو دعا کے لئے لکھ رہے ہیں لیکن ساتھ محنت کوئی نہیں۔ تو مَیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر خدا ایک زمیندار کی کھیتی میں دعاؤں کی برکت سے عام دنیا کے قانون سے ہٹ کر غیر معمولی برکت دے سکتا ہے، اگر ایک احمدی تاجر کی تجارت میں اس کی دعا اور ذکر الٰہی کی برکت سے غیر معمولی برکت ڈال سکتا ہے تو وہ اپنے کام میں کیوں برکت نہیں ڈالے گا۔ یہ زُرّاع تو وہ ہیں جو اس کی کھیتی لگا رہے ہیں، اس کے بیج بو رہے ہیں۔ پس ذکر الٰہی کے ساتھ یہ بیج بوؤ اور محنت کرو اور پھر دعائیں کرو تو ہرگز بعید نہیں کہ جن باتوں کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، جن اعداد و شمار کو پورا کرنے کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سے بڑھ کر تمہیں عطا کر دے۔ اور گزشتہ سالوں میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں اخلاص کے ساتھ یہ وعدے کئے گئے اور محنت کی گئی اور ان سب کی توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پس ذکر الٰہی کا اس مضمون سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ذکر الٰہی صرف ایک غرض کی خاطر موقع پر نہیں کیا جاتا بلکہ ذکر الٰہی ہر موقع پر خود داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے فرق کو آپ نے نہ سمجھا تو آپ غلط رستے پر چل پڑیں گے۔ اس لئے ذکر الٰہی نہیں کرنا کہ کھیت بڑھیں بلکہ اصل بات مولوی صاحب کی یہ تھی کہ ان کو عادت تھی نفل پڑھنے کی اور وہ رہ نہیں سکتے تھے نفل کے بغیر۔ مَیں نے بھی ان کے ساتھ کچھ سفر کر کے دیکھے ہیں بے حد دعا گو اور نفل پڑھنے والے بزرگ تھے۔ تو کھیتوں میں جاتے تھے، کھیت دیکھتے تھے، ساتھ چلو اچھا ہے وقت ملا ہے تھوڑا سا، دو نفل ہی پڑھ لیں تو ان معنوں میں جب نفل پڑھتے تھے تو کھیتی پر بھی رحم آجاتا تھا، اس کے لئے بھی دعائیں مانگ لیتے تھے۔ تو یہ تو نہیں تھا کہ تجارت کی خاطر خدا کو یاد کیا گیا ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے ایسا شخص مراد نہیں ہے۔ فرمایا ہے ذکر الٰہی ایسا اس پر غالب ہے کہ جب توجہات کو بازار اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس وقت بھی ذکر الٰہی اس پر قبضہ کئے رہتا ہے اور بار بار چھین کر بازار سے ان توجہات کو اپنی طرف کر لیتا ہے۔ ایسا شخص جب ذکر الٰہی کرتا ہے پھر تجارت کے لئے

بھی دعا دل سے نکل ہی جاتی ہے اور اگر نہ بھی نکلے تو ایسے شخص کی دعا بعض دفعہ اس کی ضرورت ہی بن جاتی ہے۔ اور بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والا ہو اس کی ضرورت خود دعا بن جاتی ہے۔ وہ لفظوں میں اس کو ڈھالے یا نہ ڈھالے۔

پس ایسے ذکر الٰہی کے عادی بن جائیں کہ آپ کی ضرورتیں آپ کی دعا بن جائیں۔ آپ کے بازار زندہ ہو جائیں آپ کے کھیتوں میں نئی زندگی دکھائی دینے لگے جو آسمان سے اترتی ہے اور ہر احمدی کے ہر کام میں برکت پڑے اور یہ ذکر الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں"۔

میرے ذہن میں یہ عبارت اس وقت نہیں تھی جب میں نے یہ بات کی ہے کیونکہ یہ ابھی پڑھنے ہی لگا تھا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک طبعی نتیجہ ہے۔ جس طرح اس پر غور کرتے ہوئے میرے دل سے خود بخود یہ مضمون پھوٹا ہے اس کے سوا کوئی مضمون بنتا ہی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے معاً بعد فرماتے ہیں جو شخص بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں ہے۔

"اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔"

اور مردوں سے بڑھ کر زیادہ تر عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ پھر جہاں بھی ہونگے جس حال میں ہوں خوشیوں کا موقع ہو یا اور کسی کام میں مصروفیت۔ اگر گھر میں بیمار بچہ چھوڑا ہوا ہے تو بیمار بچہ ہی دماغ پر غالب رہے گا۔

"اسی طرح پر لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے"۔

بہت ہی پیاری بات ہے کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے کیونکہ وہ ہنستا بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ بھی اللہ کا پیار اور اس کی محبت وابستہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتیں اور بڑے بڑے اعجاز آپ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن آپ کو کپڑوں کا اتنا کیا شوق ہے؟ اتنے خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں، اتنا اچھا لباس رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبد القادر یہ پہن اور یہ پہن، میں وہ نہیں پہنتا۔ یہ ہے ضرورت کا دعا بننا اور پھر دعا کا قبول ہو جانا۔ ہر ایک کو کیوں نہیں خدا ایسے کہتا۔ حضرت عبد القادر سے برتر بزرگ انبیاء تھے ان کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے دل میں ایک نفاست بھی تھی اور کپڑے اچھے لگتے تھے اور خدا کی خاطر سب کچھ بھلا دیا تھا۔ پس جس نے خدا کی خاطر اپنی ایک گہری تمنا کو بھلا دیا اللہ نے اس تمنا کو نہیں بھلایا اور وہ خود فرماتا تھا کہ اے عبد القادر یہ کپڑا پہن یہ تجھے اچھا لگے گا۔ اور یہ دنیا کے عام تعلقات میں بھی بات دیکھی گئی ہے۔ بعض بیبیاں خاوندوں سے مطالبے نہیں کرتیں تو وہ ماں باپ اگر توفیق رکھتے ہوں اور ذہین ہوں تو وہ خود دیکھ کر کہتے ہیں اگر ماں ہے تو بیٹی کو کہے گی بیٹی یہ کپڑا تم پر اچھا لگے گا یہ ضرور لے لو۔ بعض بیاہ شادی کے بعد غریب گھروں میں چلی جاتی ہیں یا ان کے خاوند بعد میں غریب رہ جاتے ہیں تو ان کی مائیں بھی اس بہانے سے کہ ان کی غیرت کو ٹھیس نہ لگے کوئی چیز پسند کر کے ان کو دیتی ہیں۔ یہ سارے محبت کے رشتے ہیں اور ذکر الٰہی کی جان محبت ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو منہ کے ذکر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ صرف تسبیح پھیرنے والی بات ہے۔ تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگ خدا یاد کرتے ہیں۔ وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے اور یہ بات اللہ کی محبت کے بغیر انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں"۔ یعنی رونے سے اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ کیوں؟ "وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے یہی مفہوم اور غرض اسلام کی ہے کہ وہ آستانہ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۹تا۲۱)۔ یہ لمبی عبارت تھی وہاں سے لی گئی تھی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر الٰہی میں سب سے زیادہ نمازوں پر زور دیتے تھے۔ اور نماز ہی کو ذکر کا معراج بتاتے تھے۔ نماز ہی کو ذکر کی جان قرار دیتے تھے۔

آج مجھے یہ کہا گیا ہے کہ بعض تربیتی اجتماعات ہیں یا جلسے ہیں ان کے ذکر میں میں اب ان کو نماز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک اعلان ہے جماعت ہائے احمدیہ بورکینا فاسو کے لئے۔ بورکینا فاسو افریقہ کا ایک فرانسیسی بولنے والا ملک ہے۔ ان کا آج ۲۵ مارچ سے جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے جو انشاء اللہ ۲۷ مارچ بروز اتوار تک جاری رہے گا۔ ان کے ہاں بھی ڈش انٹینا لگا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی پروگرام دیکھتے ہیں اور ہماری جماعت کی حوصلہ افزائی ہو گی اگر اس موقع پر آپ ہمارا ذکر بھی کر دیں۔

دوسرا اجتماع جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ ہیں۔ پاکستان کی اضلاع کی جماعتوں میں سیالکوٹ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے ہاں خدام اور اطفال کا ضلعی اجتماع ۲۴ مارچ سے شروع ہوا تھا۔ اور آج اختتام کو پہنچا ہے۔ پہنچ چکا ہو گا غالباً۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے رات کی مجلس لگائی ہو اور اس خطبے میں اپنا نام سننا ہو تو بہر حال میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بیٹھے ہونگے اس وقت اور سن رہے ہونگے۔

ان دونوں کو میری پہلی نصیحت تو یہی ہے کہ ذکر الٰہی کے لئے نماز ایک برتن ہے۔ اگر ذکر الٰہی دل میں پیدا ہو تو نماز سے انسان الگ ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ برتن ہے تو پھر اسے ذکر الٰہی سے بھریں اور خالی نہ رہنے دیں۔ یہ دو پہلو ہیں جن کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر اللہ کی محبت ہے، دل میں پیار ہے اور ذکر سے دل بھرا ہوا ہے تو نمازوں سے غفلت کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ نمازیں تو ذکر کا معراج ہیں۔ نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس طرح خدا کو یاد کیا ہے اور جس جس پہلو سے یاد کیا اور جسم نے کس طرح روح کے ساتھ مطابقت کی یہ سارا مضمون دہرایا جاتا ہے۔ ہر نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وہ نماز دہرائی جاتی ہے جو خدا کی خاطر آپ پڑھا کرتے تھے۔ اس کے دو پہلو ہیں اول تو یہ کہ اگر جیسا کہ میں نے بیان کیا، ذکر کا دعویٰ سچا ہے، نماز کے بغیر یہ جھوٹا ہو گا کیونکہ ذکر الٰہی کرنے والوں میں سب سے بلند تر ذکر الٰہی کرنے والے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی تھے اور آپؐ نے اپنے آپ کو نماز سے مستثنیٰ نہیں سمجھا۔ جھوٹ بولتے ہیں وہ صوفی یا متقی بننے والے جو کہتے ہیں کہ ہمیں ظاہری تتبع کی کیا ضرورت ہے، ہمارے دل میں ذکر ہے بس یہی کافی ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نمازوں میں اس قدر انہماک کیوں کرتے اور اتنا انہماک جو تکلیف تک جا پہنچتا تھا۔ پس اس خیال کو دل سے نکال دیں کہ نماز کے بغیر آپ کا دعویٰ سچا ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب نماز پڑھیں تو اس کو ذکر سے بھریں کیونکہ نماز میں برتن اکثر خالی

حصول ثواب کا نادر موقعہ!

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ایک ریفرینس "لائبریری مخزن علم" عرصہ پانچ سال سے جاری ہے۔ ہر موضوع اور ہر فن سے تعلق رکھنے والی کتب سے آراستہ اس علمی دستر خوان سے ہر طبقہ کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ تاہم قارئین کے ذوق اور ضرورت کے مطابق بہت سی کتب کی کمی محسوس کی جارہی ہے چونکہ مخزن علم ایک محدود بجٹ رکھتا ہے۔ لہٰذا ایسے تمام احباب جنکے پاس اپنی استعمال شدہ کتب موجود ہوں خواہ وہ کسی بھی موضوع کی ہوں۔ کسی بھی زبان کی ہوں مذکورہ لائبریری کیلئے تحفہ کے طور پر دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے خواہش مند احباب انچارج مخزن علم سے یا دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سے رابطہ قائم کریں۔

کتاب صحیح سالم ہو۔ بوسیدہ نہ ہو۔ جس پر کسی ادارے یا لائبریری کی مہر نہ ہو۔ امید ہے کہ مخیر اور ذی علم احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

رہتا ہے اور بہت کم ہیں جن کو کوشش کے بعد یہ توفیق ملتی ہے کہ ان نمازوں میں دودھ بھرنے لگتا ہے ورنہ اکثر نمازوں کا حال تو ان کھیتوں کی طرح ہے جن کی جڑوں میں بیماریاں لگ جاتی ہیں تو سٹے بنتے بھی ہیں مگر خالی۔ ہمارے ہاں ایک دفعہ احمد نگر میں چاول کے کھیتوں میں بیماری آئی تھی۔ سٹے، سیدھا سر کھڑا اونچا کیا ہوا تھا اور تھوڑی دیر تو مجھے پتہ نہیں لگا میں نے کہا بڑے اچھے سٹے نکلے ہوئے ہیں لیکن جب وہ جھکے ہی نہیں پھر مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ دیکھا تو دودھ سے خالی تھے اور جو دودھ سے خالی ہو وہ جھکتا نہیں ہے۔ اور متکبر کی بھی یہی مثال ہے۔ جس کے اندر کچھ نہ ہو وہ تکبر سے سر اٹھا کے پھرتا ہے۔ جو عارف باللہ ہو، جو اللہ کی محبت رکھتا ہو اتنا ہی وہ جھکتا چلا جاتا ہے اور ظاہری طور پر کھیت کے ساتھ اس کی مثال بہت ہی عمدہ ہے۔ پس ذکر الٰہی سے اگر خالی نمازیں ہوں گی تو اکثر نمازوں میں بہت سارا حصہ ذکر الٰہی سے خالی رہتا ہے تو وہ برتن تو ہے مگر اس میں دودھ نہیں پڑا۔ پس آپ اپنی نمازوں میں خدا کی یاد کا دودھ بھریں پھر دیکھیں آپ کتنی ترقی کرتے ہیں۔

جہاں تک بورکینا فاسو کا تعلق ہے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت کی طرف بہت زیادہ رجحان ہے اور دن بدن نئے نئے علاقوں سے تقاضے آرہے ہیں اور باوجود اس کے کہ ہمارے پاس فرنچ سپیکنگ کی کمی ہے مگر اس کے باوجود مقامی معلمین تیار کرتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تو اس ضمن میں یہ بھی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ فرانسیسی زبان کی طرف بھی توجہ کریں۔ فرانسیسی بہت بڑے بڑے علاقے ہیں جن میں اس وقت جماعت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس میں آئیوری کوسٹ ہے، اس میں بورکینا فاسو بھی ہے، اس میں زائر بھی ہے اور خود فرانس میں بھی اب ہمیں بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ پس فرنچ سپیکنگ مبلغین کی ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کو اور واقفین نو کو جہاں جہاں بھی فرانسیسی زبان اچھی سکھانے کا امکان موجود ہے وہاں ضرور سکھائیں۔ ہم جب اپنے پروگرام جاری کریں گے اس میں بھی زبانیں سکھائیں گے انشاء اللہ۔ لیکن وہ آہستہ پروگرام ہے اور سارا دن میں صرف ایک ہی کلاس تو نہیں لی جا سکتی، اس لئے وہ صبر طلب ہے۔ تقریباً دو سال میں جا کر میرا خیال ہے کہ ایک انسان اس پروگرام کے ذریعے فر فر ایک زبان بولنی شروع کر دے گا۔ فر فر نہیں تو کسی حد تک ضرور بولنے لگ جائے گا، انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں جلدی ہے اس لئے باقاعدہ جس طرح سکولوں اور کالجوں میں محنت کے ساتھ زبانیں پڑھائی جاتی ہیں اس طرح احمدی نوجوان یہ زبان بھی سیکھیں۔ اور جو فرانسیسی علاقوں میں بچے ہیں ان کو میری نصیحت ہے ان کو اردو بھی سکھائیں، کیونکہ درحقیقت ایک انسان جیسا ترجمہ اپنی زبان میں کر سکتا ہے ویسا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہیں کر سکتا۔ اب دیکھیں ہمارے ہاں اردو سے انگریزی ترجمہ ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے اب ہمیں اللہ کے فضل سے وہ خاتون میسر آئی ہیں جن کو خدا نے غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا ہے ورنہ اچھے بھلے انگریزی دان بھی ہیں مگر وہ بات بنتی نہیں۔ لیکن دوسری زبان سے اپنی زبان میں نسبتاً ترجمہ آسان ہوتا ہے۔ جن کو جرمن زبان اچھی آتی ہے، وہیں پیدا ہوئے ہیں وہ بچے جو اردو بھی جانتے ہیں جرمن زبان میں بہت اچھا فر فر ترجمہ کرتے ہیں لیکن اردو ان کی نسبتاً کمزور ہے۔ جب جرمن زبان سے اردو کریں تو ان کو وہ طاقت نہیں ہے وہاں جا کے رہ جاتے ہیں تو اس لئے میری خواہش ہے کہ فرنچ سپیکنگ احمدی اردو بھی سیکھیں اور اس وجہ سے نہیں کہ یہ پاکستان کی زبان ہے اس لئے کہ اس زمانے کے امام کی زبان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اردو سپیکنگ بنایا۔ اگرچہ پنجابی زبان مادری کہلا سکتی ہے مگر اردو ہی کو آپ نے استعمال فرمایا ہے۔ پس فرانسیسی، اردو سیکھیں اور جہاں تک خدمت دین کا تعلق ہے جب دونوں زبانیں اکٹھی ہوں گی پھر خدمت کی اہلیت ہو گی اور جو انگریز ہیں ان کو بھی اردو سیکھنی چاہئے۔ اس نقطہ نگاہ سے کہ دین کی خدمت ہو گی۔ اس خیال کو دل سے کاٹ کر پھینک دیں کہ یہ پاکستانی زبان ہے۔ ہندوستانی بھی کیوں نہیں سوچتے پھر آپ۔ اور بھی دنیا میں ہے یہ پھیلی ہوئی۔ مقصد صرف اتنا ہے اور یہی خالص مقصد رہنا چاہئے کہ وقت کے امام کی زبان ہے اور اگر ہم اس میں مہارت حاصل کریں گے تو اپنی زبان میں دین کی بہتر خدمت کر سکیں گے

اس کے علاوہ پھر واپس سیالکوٹ جاتا ہوں۔ (ایک دو منٹ باقی ہیں یا شاید نہ رہے ہوں باقی)۔ سیالکوٹ کی جماعتوں کو میں نے متنبہ کیا تھا آپ بہت بلند مقام سے اتر کر یہاں پہنچی ہوئی ہیں جہاں آج ٹھہری ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے عظیم صحابہ کرام، بڑے بڑے خدام سلسلہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھ لیں کوئی دنیا کا حصہ نہیں ہے جہاں احمدیت کی تعمیر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سیالکوٹیوں کو خدمت کی توفیق نہ ملی ہو۔ نئی نئی جماعتیں بنانے والوں میں بھی یہ اول رہے اور اس وقت ساری دنیا میں سیالکوٹ کے سابق بسنے والے پھیل چکے ہیں اور پاکستان میں بھی جو گجرات سے آتے ہیں یا باہر کے نو آباد علاقوں سے آتے ہیں ان کا بھی پرانا پس منظر سیالکوٹ ہی ہے۔ عجیب بات ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پیدا کرنے میں ظاہری لحاظ سے بھی یہ ضلع بہت زرخیز تھا اور قابل آدمی پیدا کرنے میں بھی بڑا زرخیز تھا۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنا دوسرا وطن قرار دیا۔ پس اس تعلق کو یاد رکھیں آپ کو دوسرا وطن کہا گیا ہے۔ وطن بن جائیں ان صحابہ کی طرح وطن بن جائیں جن صحابہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دلوں میں بسا لیا تھا۔ دوبارہ اس پیغام سے چمٹیں، اسے اپنے دلوں میں بسائیں اور پھر دیکھیں آپ کی حالتیں کس طرح جلد جلد تبدیل ہوں گی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ سیالکوٹ میں میری گزشتہ تنبیہ کے بعد جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کثرت سے مجھے وہاں سے خط ملتے ہیں اور چھوٹے بڑے، مرد عورتیں سب لکھ رہے ہیں کہ ہمارے دلوں پر گہرا اثر ہے اور ہم اللہ کے فضل کے ساتھ باقاعدہ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہمارے دلوں میں نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارا قدم ترقی کی طرف پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھائے۔ میری بھی دعا ہے، ساری دنیا کی جماعتوں کو بھی سیالکوٹ کو اس پہلو سے اپنی دعا میں یاد رکھنا چاہئے اور تمام دنیا کے داعیین الی اللہ کو بھی یاد رکھیں۔ ذکر الٰہی زبان پر بھی ہو اور دل میں بھی بسا ہو۔ پھر آپ خدا کی طرف بلانے والے ہوں تو آپ کی دعوت میں ایک عظیم شان پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایسی قوت جاذبہ پیدا ہو جائے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کو رد نہیں کر سکے گی۔

❀❀❀❀..................❀❀❀❀

رسالہ سہ ماہی انصار اللہ قادیان

ماہ اکتوبر ۲۰۰۲ء سے مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر نگرانی اُردو اور ہندی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ عمدہ مضامین اور بہترین طباعت کے ساتھ تربیتی لحاظ سے نہایت مفید رسالہ ہے۔ ایک خوبی اسکی یہ ہے کہ یہ دو زبانوں (اردو اور ہندی) پر مشتمل ہے۔ مجلس نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اطفال۔ خدام اور انصار جو اُردو نہیں جانتے اس رسالہ کو دو حصوں میں تیار کروایا ہے۔ ایک طرف اردو اور دوسری طرف ہندی ہے۔ دونوں زبانوں کے قارئین اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ خریدار بن کر مجلس کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف ۶۰ روپے ہے۔

(منیجر رسالہ سہ ماہی انصار اللہ قادیان)

دُعاء مغفرت

میرا بڑا بیٹا عزیز لطیف احمد خالد فیصل آباد پاکستان میں مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۳ء صبح ۱۱ بجے کے قریب ہارٹ اٹیک سے وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ساٹھ سال کی عمر پائی اپنے پیچھے دو لڑکے دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (باجرہ بیگم اہلیہ مکرم محمد حسین درویش مرحوم قادیان)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☏2370509

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

..........اور..........

حج بیت اللہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1912ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ چونکہ امسال یوم مصلح موعود اور یوم الحج ساتھ ساتھ آرہے ہیں لہذا اس مناسبت سے حضرت مصلح موعودؓ کے سفر حج بیت اللہ کو ذیل میں تاریخ احمدیت کے حوالہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

آپ یکم نومبر کو جدہ پہنچے اور سیٹھ ابوبکر صاحب کے یہاں قیام پذیر ہوئے۔ جدہ سے ایک خط میں لکھا "خدا کے فضل سے مصر ہو کر احرام کی حالت میں جدہ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے۔ ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے۔ خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔ احباب قادیان کیلئے احمدی جماعت کیلئے اسقدر دعاؤں کی توفیق ملی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ میں نے احمدی جماعت کیلئے اس سفر میں اسقدر دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ اسکا اندازہ لگا سکیں تو ان کے دل محبت سے پگھل جائیں۔ لیکن لَا يَعْلَمُ اَسْرَارَ الْقُلُوْبِ اِلَّا اللّٰه ...... تبلیغ کے متعلق بھی بڑی کامیابی معلوم ہوئی ہے۔ لوگ بڑے شوق سے باتیں سنتے ہیں۔ عام ضروریات اسلام اور سلسلہ کے متعلق میں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ کئی لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ غور کریں گے اور مجھ سے خط و کتابت کریں گے۔ اگر کوئی ان بلاد میں آکر رہے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہوگی۔ کیونکہ تعصب اور حسد سے خالی ہیں۔ فی الحال پوسٹ ماسٹر مدینہ کی معرفت مجھے خط مل سکے گا۔"

چھ دن جدہ میں قیام کے بعد آپ سات نومبر کو حضرت نانا جان سمیت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ مکہ معظمہ جاتے ہوئے آپ نے ایک نظم بھی کہی جس کے چند اشعار یہ تھے:

دوڑے جاتے ہیں باامید تمنا سوئے باب
شاید آجائے نظر روئے دل آراء بے نقاب
یاالٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے!
کام لاکھوں ہیں مگر ہے زندگی مثل حباب
میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیری ام الکتاب
میرے والد کو بھی ابراہیم ہے تو نے کہا
جس کو جو چاہے بنائے تیری ہے عالی جناب
ابن ابراہیم بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں
اس لئے جاتا ہوں میں مکہ میں باامید آب

جونہی خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو آپ کو حضرت خلیفہ اول کا واقعہ دعا یاد آگیا۔ اور آپ نے بھی یہی دعا کی کہ یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت سے موقعہ ملا ہے پس میری تو دعا یہی ہے کہ تیرا اپنے رسول ﷺ سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقع پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہوگی میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ آپ نے حضرت نانا جان کے ساتھ عمرہ کیا اور اس موقع پر اہل قادیان، جماعت احمدیہ اور اسلام کی سربلندی کیلئے بہت دعائیں کیں اور جس قدر ہو سکا دوستوں کا نام لے لے کر دعائیں کیں۔

اگلے روز آپ نے مکہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا "خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقع دیا۔ کل جب مکہ کی طرف اونٹ آرہے تھے دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں کہاں سے کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ خیال آیا کہ راستے میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کر لیں۔ پھر خیال ہوا حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ غرضیکہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کیلئے دعائیں بھی کی تھیں۔ لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ وہاں کے راستہ کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا کہ مصر جانا اور راستہ میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بے حیائی ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے۔ اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے۔ اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے۔ لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں۔ اس بڑی نعمت کیلئے یہ تکلیف کیا چیز ہے۔ مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کو دیکھنے کیلئے جہاں رسول کریم فداہ ابی وامی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گزارا کیا چیز ہے۔ میرا تو دل اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہو رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ.

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے لیکن بعد میں جب اصرار کر کے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت صاحب یا آپ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح۔ ناقل) فرماتے ہیں فوراً مکہ چلے جاؤ پھر شاید موقع ملے کہ نہ ملے۔ چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہو سکے۔ جس سے خواب کی تصدیق ہو گئی۔ اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے۔ اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جا سکتے۔ کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں حج کے بعد چار ماہ تک کوئی شخص حجاز و شام سے مصر نہیں جا سکتا...... اب اس صورت میں مصر واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے۔ میں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گناہ گار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اسقدر لطف و عنایت کی نظر ہوتی اور اس طرح اسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے۔ کل عمرہ ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے امید سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دی۔ اور میں نے حتی المقدور حضور کیلئے حضور کے خاندان کیلئے کل احمدی جماعت اور اسلام اور مسلمانوں کیلئے دعائیں کیں۔ زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا و مروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد و مودت کیلئے وَاللّٰهُ الْمُجِيْبُ مکہ میں آپ کو ایک رؤیا ہوا کہ "ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں۔ آسمان سے سخت گرج کی آواز آرہی ہے۔ اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی پیدا ہوئی ہے۔ اتنے میں اس دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا گیا ہے۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد باآواز بلند کسی نے کچھ کہا جس کا مطلب یاد رہا۔ کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی"

یہ خواب اپنے خط میں حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں لکھتے ہوئے تحریر فرمایا۔ "اس طرف کے لوگوں کی دین سے بے پرواہی اور خودی کو دیکھ کر دل پر ایک ایسا اثر ہوا ہے کہ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ حضور کیلئے والدہ عبدالحیٰ، عبدالحیٰ، امۃ الحیٰ، عبدالسلام، عبدالوہاب، عبدالمنان اور والدہ امۃ الرحمان کیلئے برابر ہر موقع میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو اس کی درگاہ بہت عالی ہے۔ میری طبیعت کی کمزوری کچھ نہ کچھ چلی ہی جاتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ ایک متوحش نظارہ برابر دیکھ رہا ہوں جب دعا کرتا ہوں وہی بات اور رنگ میں دکھائی جاتی ہے۔ قریباً ۵۔۷ دفعہ دیکھا ہے۔ کل اونٹ پر جاگتے ہوئے کشفی رنگ میں دیکھا"

مکہ میں آپ کی خبر آناً فاناً مشہور ہو چکی تھی اور ہر جگہ آپ کا چرچہ ہونے لگا تھا۔ آپ جہاں سے گزرتے لوگ بعض دفعہ اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بتاتے تھے کہ 'ابن قادیانی' (قادیانی کا لڑکا) لوگوں میں علماء نے بہت غلط باتیں بتا رکھیں تھیں۔ مثلاً حضرت اقدس نعوذ باللہ شرعی نبوت کے مدعی ہیں۔ نیز آپ نے جہاد کو قطعی حرام قرار دے دیا ہے۔ ایک شخص نے جو رشتہ میں آپ کے ماموں تھے اور بھوپال کے رہنے والے تھے۔ بھوپال کے ایک رئیس (خالد نامی) کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سخت شورش بھی شروع کر دی۔ اور لوگوں کو یہ کہہ کر بھڑکانے لگے کہ یہ قادیانی کفر پھیلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اہلحدیث مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو (جو اس سال حج کو گئے تھے) مباحثہ کیلئے آمادہ کر لیا۔ مقصد یہ تھا کہ مکہ میں باقاعدہ حکومت کوئی نہیں۔ اگر مباحثہ ہوا تو لوگ جوش میں آکر انہیں قتل کر دیں گے۔ اس شخص نے یا اس کے ساتھیوں نے گورنمنٹ حجاز کو بھی توجہ دلائی کہ آپ کے خلاف فوری کارروائی کرے۔ اور اس فتنہ کو بڑھنے سے روکے۔ عبدالحیٰ عرب صاحب کے پاس جب مولوی ابراہیم صاحب کی دعوت مباحثہ پہنچی تو عرب صاحب نے پیغام لانے والوں کو جواب دیا کہ ہم یہاں مباحثات کیلئے نہیں آئے۔ حج کی غرض سے آئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اس اشتعال انگیزی کا ابھی تک کوئی علم نہ تھا۔ ایک دن آپ ایک عرب عالم مولانا عبدالستار کبتی کو جو شریف مکہ کے بچوں کے استاد تھے تبلیغ کیلئے گئے۔ وہ عقیدۃً اہل حدیث تھے۔ مگر چونکہ ان دنوں اہل حدیثوں کو سخت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اس لئے وہ اپنے تئیں حنبلی ظاہر کرتے تھے۔ آپ کافی دیر تک انکو تبلیغ کرتے رہے۔ آخر وہ کہنے لگے آپ نے مجھے تو تبلیغ کر لی ہے اور آپ کی باتیں بھی معقول ہیں۔ لیکن میرے سوا کسی اور کو تبلیغ نہ کریں۔ ورنہ آپ کی جان کی خیر نہیں۔ اور خطرہ ہے کہ کوئی شخص آپ پر حملہ نہ کر بیٹھے یا حکومت ہی آپ کو قید نہ کر دے۔ پھر اس نے آپ کے غیر احمدی ماموں کا نام لیا کہ اس نے آپ کے خلاف اشتہار دیا یا دلوایا ہے۔ اور لکھا کہ اگر انہیں اپنے دعاوی کی صداقت پر یقین ہے تو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مباحثہ کر لیں۔ مولانا عبدالستار صاحب فرمانے لگے میں نے مولوی سیالکوٹی صاحب سے کہا ہے کہ کہیں جوش میں آکر مباحثہ نہ کر بیٹھنا کیونکہ یہاں احمدیوں سے

زیادہ اہل حدیثوں کی مخالفت ہے احمدیوں کے خلاف کسی کو اشتعال آیا یا نہ آیا مگر تمہارے خلاف ضرور لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کس طرف سے زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں انہوں نے ایک عالم کا نام لیا کہ اسے تو بالکل تبلیغ نہ کرنا آپ نے ان کو بتایا کہ میں تو اسے ایک گھنٹہ تبلیغ کر کے آ رہا ہوں۔ وہ حیران ہو کر بولے پھر کیا ہوا آپ نے فرمایا تھوڑی دیر کے بعد وہ غصہ اور جوش کی حالت میں کہہ دیتے تھے کہ نہ ہوئی تلوار ہمارے قبضہ میں ورنہ تمہارا سر قلم کر دیتا۔

غرض مکہ میں مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق آپ کے غلام کی آواز پوری قوت اور شوکت سے آخری دم تک پہنچاتے رہے۔

مکہ کی مقدس سرزمین نے آپ کی روحانیت پر جو گہرا اثر ڈالا۔ اس کا ذکر اپنے ایک خط میں جو مکہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ہی کے نام لکھا یوں فرماتے ہیں:۔

”اگرچہ جسمانی طور سے تو اس سفر میں بہت تکلیف ہوئی ہے اور میری صحت بہت خراب ہو گئی ہے لیکن رُوحانی طور سے بہت اصلاح معلوم ہوتی ہے سرزمین مکہ کی ہر ایک اینٹ اور ہر ایک مکان اور ہر ایک آدمی اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہے اس وادیٔ غیر ذی زرع میں کیا کچھ سامان لا کر اکٹھا کر دیا ہے کعبہ بھی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہر وقت سینکڑوں آدمی گھوم رہے ہیں اور عملی طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکام پر قربان کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں پھر اس سرزمین سے کیسا پاک انسان خاتم الرسلؐ پیدا ہوا۔ اس نے دین حق کے لئے کیا کیا کوششیں کیں کس طرح اپنے آپ کو راہِ الٰہی میں قربان کر دیا۔ ہزاروں اثرات ہیں جو دل پر ہوتے ہیں اور نیکی اور تقویٰ کی تحریک کرتے اور ممد ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی تحریک بھی بہت ہوتی ہے۔......

نیز لکھتے ہیں۔ ”دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القا اور رحمت الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں خصوصاً مکہ مکرمہ اور ایام حج میں دیکھے ہیں وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے۔ کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے۔“

حج کے روز آپ کی طبیعت جو مسلسل سفر اور کام کی وجہ سے نڈھال ہو گئی تھی خدا کے فضل سے صاف ہو گئی اور حج کا فریضہ نہایت عمدگی اور خیریت کے ساتھ ادا ہوا۔ میدانِ عرفات میں قریباً چار گھنٹہ سے زیادہ آپ کو دعا کا موقع ملا۔ اور رحمت الٰہی کے آثار ایسے نظر آتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا تمام دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی دُعائیں القا ہوتی تھیں جو کبھی وہم بھی نہ آئی تھیں۔ آپ نے ان مبارک لمحات میں قادیان کے دوستوں کے لئے ہر ایک کا نام لے لے کر دعائیں کیں۔ اور ہر ایک مقام پر کیں۔

مکہ میں آپ کو تبلیغ کے بہت سے نئے تجربات ہوئے۔ آپ شریف مکہ سے بھی ملے آپ کا ارادہ حج کے بعد کچھ عرصہ اور قیام کرنے کا تھا۔ مگر ایک تو آپ بیمار ہو گئے۔ دوسرے حج ختم ہوتے ہی مکہ میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ جو اتنا شدید تھا کہ لوگ گلیوں میں مُردوں کو پھینک دیتے تھے اور دفن کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا تھا یہ دیکھکر حضرت نانا جان گھبرا گئے اور انہوں نے کہا ہمیں جلدی واپس چلنا چاہئے۔ چنانچہ آپ نے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ آخری ملاقات کے لیے جب اس غیر احمدی ماموں کی طرف گئے تو معلوم ہوا کہ منیٰ سے واپسی پر وہ ہیضہ کے حملہ کی تاب نہ لا کر تھوڑی دیر میں ہی فوت ہو گئے ہیں۔

جب آپ جدہ پہنچے تو جدہ کے انگریزی قونصل خانہ میں بھی آپ کے ننھال کے ایک رشتہ دار تھے۔ آپ ٹکٹ کے لئے ان کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو کمپنی کا ملازم سمجھ کر بڑی لجاجت سے کہا کہ ہمارا قافلہ تیس بتیس عورتوں اور مردوں پر مشتمل ہے اور اس وقت سخت مصیبت کا سامنا ہے مگر ہمیں سب سے زیادہ فکر عورتوں کا ہے ہیضہ کی وجہ سے عورتیں تو پاگل ہو رہی ہیں۔ اگر آپ دس بارہ ٹکٹ خرید دیں تو ہم عورتوں کو یہاں سے رخصت کر دیں۔ آپ نے فرمایا عورتیں اکیلی کس طرح جائیں گی اس پر اس نے کہا کہ آپ دو چار اور ٹکٹ لے دیں۔ تو کچھ مرد بھی ان کے ساتھ جا سکیں اور ساتھ ہی روپوں کی ایک تھیلی آپ کو پکڑوا دی۔ چنانچہ آپ نے اپنے رشتہ دار سے کہا۔ کہ ان لوگوں کی حالت بہت قابل رحم ہے آپ ان کو بھی ٹکٹ لا دیں۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑے ہوئے تھے کہنے لگے کیا میں کوئی ایجنٹ ہوں کہ ٹکٹ لاتا پھروں! مگر آپ نے دوبارہ کہا یہ رحم کا معاملہ ہے آپ ضرور کوشش کریں۔ اور اگر ان کے لئے نہیں تو کم از کم میری خاطر ہی ٹکٹ لا دیں وہ واپس گئے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں غالباً 17 ٹکٹ لے کر واپس آئے۔ آپ نے وہ ٹکٹ اور باقی روپے کھڑکی میں سے اس شخص کو پکڑا دئے۔ شاید دوسرے ہی دن جب آپ اپنے نانا جان کے ساتھ (منصورہ نامی جہاز پر) سوار ہونے کیلئے گئے جہاز چلنے ہی والا تھا۔ وہ نوجوان جہاز کے دروازہ پر ہی آپ کو ملا اور کہنے لگا آپ نے اتنی دیر لگا دی۔ جہاز تو چلنے والا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی مزدوروں پر زور دے کر جلد جلد آپ کا اسباب جہاز میں رکھوایا۔ پھر بڑی ممنونیت کا اظہار کیا۔ کہ آپ نے بڑا احسان کیا جو ہمیں ٹکٹ لے کر دئے۔ ورنہ ہمارا اس جہاز پر سوار ہونا بالکل ناممکن تھا۔ آپ نے اس کا نام پوچھا تو معلوم ہوا یہ وہی خالد ہے جو مکہ میں بحث و مباحثہ کرا کے آپ کو مار دینے کی سازش میں شریک تھا۔ یہ 25 دسمبر کا واقعہ ہے۔

آپ نے جدہ سے روانہ ہوتے ہوئے قادیان تار دے دیا تھا کہ میں جہاز پر جدہ سے سوار ہوتا ہوں۔ مگر جلسہ پر نہیں پہنچ سکوں گا۔ ہاں یہ پیغام دیتا ہوں کہ کشتی ڈوبنے کے وقت جو حالت ہوتی ہے وہ اس وقت مسلمانوں کی ہے۔ سب دعاؤں میں لگ جائیں میں نے تمام قادیان والوں اور افراد سلسلہ کیلئے بہت بہت دعائیں کیں ہیں۔

6 جنوری 1913 کو منصورہ جہاز جدہ سے بمبئی کے کنارے آ لگا۔ یہاں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی آپ کی پیشوائی کیلئے پہلے سے موجود تھے۔ 10 جنوری 1913 کو بمبئی سے ریل پر سوار ہوئے اور 12 جنوری 1913 کو لاہور پہنچے۔ احباب لاہور نے آپ کا بڑے اخلاص سے استقبال کیا۔ کہتے ہیں چھ سو کے قریب پلیٹ فارم ٹکٹ تقسیم ہوئے۔ لاہور میں اتفاق و اتحاد کے موضوع پر آپ کی تقریر بھی ہوئی۔ احباب امرتسر کے اصرار پر آپ پونے نو بجے گاڑی سے اترے وہاں بھی آپ نے تقریر فرمائی۔ پھر دو بجے کے قریب بٹالہ پہنچے۔ حضرت ام المومنین اپنے پیارے لخت جگر کے استقبال کیلئے بنفس نفیس قادیان سے بٹالہ تشریف لے گئیں۔ حضرت خلیفہ اول کو آپ کی مراجعت پر جو بے انتہا خوشی ہوئی۔ وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی تھی۔ آپ کے ارشاد سے دونوں اسکولوں میں تعطیل کر دی گئی اور بہت سے دوست اور مدرسہ احمدیہ اور ہائی اسکول کے طلباء قادیان والی نہر تک استقبال کے لئے گئے حضرت خلیفۃ المسیح اول نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کیں اور باوجود ضعف و ناتوانی کے قادیان سے باہر دور تک آگے تشریف لے گئے۔ قادیان کے بقیہ لوگ جن میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب بھی شامل تھے آپ کے ساتھ تھے چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب قریباً پونے پانچ بجے شام تشریف لے آئے۔ اخبار ”الحکم“ میں لکھا ہے۔ ”پونے پانچ بجے نبیوں کا چاند طلوع ہوا۔ جو مسرت جو شادمانی اور جو ہجوم اور پروانہ وار جاں نثارانِ ملت کا گرے پڑنا اس موقع پر دیکھا گیا وہ سرسری نظر سے دیکھنے کے قابل نہیں انّ فی ذلک لاٰیٰت للسّآئلین“۔

آپ کے خیر مقدم پر شیخ محمود احمد صاحب عرفانی (ابن شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم) نے ایک اشتہار بھی شائع کیا جس میں آپ کی تشریف آوری پر مبارک باد دی اور لکھا تھا کہ آپ کے سفر حج سے مسیر العرب کا الہام پورا ہوا ہے اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ شعر لکھے:

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

۱۴؍جنوری ۱۹۱۳ء کو مدرسہ کے طلباء نے آپ کے اعزاز میں ایک پُر تکلف پارٹی دی جس میں حضرت خلیفۃ اوّل نے تقریر بھی فرمائی۔ اس دن حضرت کی خدمت میں طلبائے ہائی اسکول نے درخواست پیش کی کہ ہم حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کیسے کریں۔ آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ ”میاں صاحب کی زندگی بابرکت نیز خلائق اور خادم اسلام ہو مل کر یہ دعا کرو۔ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے جنابِ الٰہی کی تعریف اور اپنے استغفار کے بعد نور الدین حضرت خلیفہ اوّل کے ارشاد سے دوستوں نے مسجد نور میں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے دعائیں کی گئیں۔ دعا کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی جسمیں اپنے سفر کے حالات پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ میں نے اس سفر کے لئے ایک ماہ قبل سے استخارہ شروع کیا۔ بعد ازاں سنت رسول کے مطابق اسباب کی طرف توجہ کی پھر بتایا اس سفر میں مختلف مذاہب کے لوگوں اور دہریوں کے ساتھ میرے بڑے بڑے مباحثات ہوئے اور میں نے ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کو پیش کیا۔ اور خدا کے فضل سے مظفر و منصور ہوا۔ آخر میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ان الفاظ پر اپنی تقریر ختم کی۔ جیسا کہ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے۔ اسلام کی فتوحات کا زمانہ قریب ہے طوفان بیشک بہت بڑے جوش سے اُٹھا ہے اور اس طوفان میں جہاز خطرے میں ہے اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ سب لوگ اوپر آ جاویں اور کام کریں...... یہ فارغ بیٹھنے کا وقت نہیں بلکہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اُٹھو اُٹھو اور کام کرو۔ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہت مبارک ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 449 تا صفحہ 458)

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222، 248-1652، 243-0794
رہائش: 237-0471، 237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاکَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا معقولی جواب

از۔ مکرم سید انوار الدین احمد
ایم اے ہیڈ ماسٹر (سونگڑہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ذکر جب بھی آتا ہے تو الٰہی کلمات (مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) کی یاد آتی ہے۔ ان کلمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔ چنانچہ آپکی ذہانت کی باتیں دُنیا نے مشاہدہ کیں۔ ان میں سے صرف چند ایک کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

ذہانت کا اظہار کئی طریقوں سے ہوتا ہے ایک یہ بھی ہے کہ مد مقابل کی باتوں کا یا سوالوں کا فی البدیہ جواب دینا۔ بعض وقت علمی باتیں ہوتی ہیں بعض وقت صرف نیچا دکھانے کی نیت سے سائل بات کرتا ہے بہر حال کثرت سے ایسے سوال و جواب کے مواقع آتے ہیں جن میں منقولی دلائل نہیں بلکہ معقولی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے جس کا غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے اسکی ایک مثال خواجہ حسن نظامی دہلوی صاحب کے دعوت مباہلہ سے ملتی ہے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کو چیلنج دیا کہ "اجمیر شریف میں آئیں میں بھی وہاں حاضر ہو جاؤں گا۔ آستانہ خواجہ غریب نواز کی مسجد میں میرزا صاحب میرے ساتھ کھڑے ہوں۔ اور اپنی باطنی قوتوں کے تمام حربے مجھ پر آزمائیں۔ اور جب وہ اپنی ساری کرامات آزما چکیں تو مجھ کو اجازت دی جائے کہ میں صرف یہ کہوں۔ اے خدا بطفیل اس صاحب مزار کی حقانیت کے اپنی صداقت کو ظاہر کر اور ہم دونوں میں جو جھوٹا ہو اس کو اس وقت اور اسی لحہ میں ہلاک کر دے اور اسکے بعد میرزا محمود احمد کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنے الفاظ میں جو جی چاہیں کریں۔ معیاد صرف ایک گھنٹہ مقرر کی جائے یعنی دونوں آدمیوں میں سے ایک پر ایک گھنٹہ کے اندر اس دعا کا اثر ہونا چاہئے۔۔۔ اگر تم کو یہ مباہلہ منظور ہو تو ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کو چھٹی تاریخ کو اپنے حواریوں کو لیکر اجمیر شریف آجاؤ۔۔ جب تم اس ارادہ سے اجمیر شریف آؤ تو اپنی والدہ صاحبہ سے دودھ بخشوا کر آنا اور ریلوے کمپنی سے ایک گاڑی کا بندوبست کرا لینا جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے اور نیز اپنی اہلیہ صاحبہ سے مہر بھی معاف کرا لینا اور قادیان کو والد ماجد کو قبر سمیت ذرا غور سے دیکھ کر آنا کہ پھر تم کو زندگی میں وہ در دیوار دیکھنے نصیب نہ ہونگے اور جانشینی کے مسئلہ کو بھی طے کر کے آنا۔

(رسالہ نظام المشائخ دہلی محرم ۱۳۳۶ھ) بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم طبع اوّل صفحہ ۲۲۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا جواب یوں دیا کہ "مباہلہ کے مسنون طریق کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کے بارہ میں مباہلہ کے لئے بالکل تیار ہوں۔ آیت مباہلہ سے ثابت ہے کہ دلائل کے اظہار کے بعد مباہلہ ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوگا کہ مباہلہ سے پہلے دونوں اپنے اپنے عقائد پر تقریر کر لیں مباہلہ میں شرط ہو گی عذاب انسانی دخل سے پاک ہوگا ہاں خواجہ صاحب کو اجازت ہو گی کہ آپ ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ کا وقت مقرر کر لیں آیت قرآنی کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے اور سنت رسول کے مطابق ضروری ہو گا کہ کم سے کم ہر گروہ اپنے بیوی اور بچوں کو مباہلہ میں شامل کریں ان بنیادی شرائط کے علاوہ اپنے مباہلہ کا اثر اور فریقین کے لئے منحرف ہونے کی راہ مسدود کرنے کے لئے ایک شرط یہ رکھی کہ دونوں طرف سے ایک ایک ہزار آدمی شامل مباہلہ ہوں۔ دوسرے پانچ پانچ ہزار روپیہ بطور ضمانت کسی ثالث کے رکھ دیا جائے۔

الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۲۲۳ طبع اوّل۔

خواجہ صاحب کے من گھڑت معیار "باطنی قوت" کے بارہ میں بھی سوال کیا۔ بہر حال حضرت مصلح موعودؓ کے پاس اس معقول جواب کا اعتراف مشہور معاند احمدیت مولوی ظفر علی خان نے بھی کیا۔ چنانچہ لکھا کہ "خلیفہ قادیان جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ کے عقائد سے کامل اختلاف رکھتے ہوئے بھی اسقدر کہنے پر صداقت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ انہوں نے خواجہ صاحب کے مباہلہ کا جواب نہایت معقولیت سے دیا ہے" ستارہ صبح ۳۱ دسمبر ۱۹۱۷ء بحوالہ تاریخ احمدیت

ایک مشہور معاند احمدیت مولوی ثنا اللہ امرتسری نے بھی معیار صداقت پر انوکھا سوال کیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے "مجھے یاد ہے ایک دفعہ مولوی ثنا اللہ صاحب قادیان آئے اور ایک بڑے جلسہ میں نعرہ ہائے تکبیر میں انہوں نے کہا میں ایک نکتہ بیان کرتا ہوں مرزا صاحب اور میرے درمیان آسان طریق فیصلہ یہ ہے کہ میرزا صاحب میرے ساتھ کلکتہ تک ٹرین میں چلیں کلکتہ تک بیسوی اسٹیشن میں ہم دیکھیں گے کہ راستہ میں انہیں پتھر پڑتے ہیں یا مجھے، پھول مجھ پر برسائے جاتے ہیں۔ یا ان پر۔ کلکتہ تک جاتے ہوئے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ مسلمان کس کی تائید میں ہیں۔ .... میں نے کہا مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ سچا کون ہے صرف فرق یہ ہے کہ اُنہوں نے نتیجہ از خود نکال لیا ہے ورنہ اگر نتیجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے نکلا ہوا ہے تو پھر ہمارے لئے اچھا ہے میں نے کہا مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا ہے کہ مرزا محمود احمد میرے ساتھ کلکتہ تک چلیں ہم دیکھیں گے کہ راستہ میں پھول کس پر برستے ہیں اور پتھر کس پر پھینکے جاتے ہیں اور اس سے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جس پر پھول پڑیں گے وہ سچا ہوگا حالانکہ نتیجہ نکالنا ان کا کام نہیں تھا۔ ہم سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل گذر چکے ہیں مولوی صاحب خود بتا دیں کہ مکہ میں پتھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا کرتے تھے یا ابو جہل کو پڑا کرتے تھے۔ اگر پتھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑا کرتے تھے اور پھول ابو جہل پر برسائے جاتے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے کہ جس پر پتھر پڑیں گے وہ سچا ہوگا اور جس پر پھول برسائے جائیں گے وہ جھوٹا ہوگا۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۱۴۲۔ ۱۴۳ سورۃ الشعراء)

نیز فرمایا "اگر مولوی (ثناء اللہ صاحب) نے مرزا محمود کے مقابل پر ناقل) اپنی حیثیت کا پتہ لگانا ہے تو اس کا یہ ذریعہ ہے کہ مولوی صاحب بھی اعلان کریں اور میں بھی اعلان کرتا ہوں کہ ایک سو آدمی جو کم سے کم پچاس روپیہ ماہوار (یہ واقعہ ۱۹۲۲ء کا ہے جبکہ پچاس روپیہ بڑی بات تھی ناقل) کے ملازم ہوں یا علم دین کے وقف ہوں تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اشاعت اسلام کے لئے چین یا جاپان یا امریکہ کی طرف نکل جائیں پھر دیکھیں کہ مولوی صاحب کی تحریک پر کس قدر آدمی اپنی نوکریاں یا اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر اسلام کی تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں اور میری تحریک پر کس قدر اب اس جگہ مولوی صاحب بھی اعلان کر دیں اور میں بھی ابھی اعلان کرتا ہوں ابھی اسکا امتحان کر لیا جائے کہ اسوقت جو ان کے ہزاروں ہم خیال جمع ہیں ان میں سے کس قدر ان کی بات مانتے ہیں اور میرے چند سو مبائع جو اسوقت موجود ہیں ان میں سے کس قدر میری بات کو مانتے ہیں۔

پتھر کھانے سے گویہ ثابت ہو جائیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا قائمقام کون ہے مگر اسلام کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ مگر اس تجویز سے جو میں پیش کرتا ہوں اسلام کو بھی فائدہ ہوگا۔

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۲۲ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۳۶)

خواجہ حسن نظامی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کو اپنی پشت پر کثرت افراد کا گھمنڈ تھا تو من گھڑت معیار پر سوال کیا تھا جس کا معقول جواب حضرت مصلح موعودؓ نے دے دیا۔ اب ایک غیر مسلم پروفیسر کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے جن کو غالباً سنسکرت دانی کا گھمنڈ تھا اور حضرت مصلح موعودؓ کو علمی لحاظ سے نیچا دکھانے کے لئے کوشش کی تھی چنانچہ واقعہ یوں ہوا۔ ایک دفعہ ہردوار سے آریوں کے مذہبی کالج کے کچھ پروفیسر طالب علموں کے ساتھ قادیان آئے اور انہوں نے اسلام کے خلاف تقریریں شروع کر دیں۔ انہوں نے اپنے زعم میں امام جماعت احمدیہ (حضرت مصلح موعودؓ ناقل) کو شرمندہ کرنے کے لئے اپنے کچھ شاگردوں کو سوالات سکھا کر ان سے ملنے کے لئے بھیجا۔ اُنہوں نے آکر درخواست کی کہ ہم امام جماعت احمدیہ سے ملنا چاہتے ہیں امام جماعت احمدیہ نے جواب دیا کہ ہر ایک کے دل میں نہ معلوم کتنے کتنے سوالات اسلام کے خلاف بھرے ہوئے ہونگے۔ آخر میں محدود وقت دے سکتا ہوں تمہارا اصرار یہ ہے کہ میرے ہی منہ سے جواب سنو کہ دوسرے احمدی عالم کے منہ سے جواب سننے کے لئے تم تیار نہیں اور میں اوّل تو دنوں اور ہفتوں بیٹھ کر تمہارے ان سوالات کا جواب نہیں دے سکتا۔ دوسرے میں جو بھی جواب دوں گا اگر وہ حقیقی جواب ہو گا اور قرآن کریم سے ہو گا تو تمہارے دل میں شبہ ہو گا کہ معلوم نہیں قرآن میں یہ بات لکھی ہے یا نہیں کیونکہ تم عربی نہیں جانتے۔ اور اگر میں الزامی جواب دوں گا اور وہ ویدوں سے ہو گا یا دوسری ہندو کتب سے ہو گا تو تم فوراً کہو گے کہ آپ تو سنسکرت جانتے ہی نہیں آپ کیا جانتے ہیں کہ ہماری کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ پس کوئی ایسا ذریعہ ہمارے درمیان مشترک نہیں جسکے ساتھ اس جھگڑے کا تصفیہ کیا جاسکے۔ اسلئے میں تمہیں ایک آسان راہ بتاتا ہوں تم اپنے اُستاد سے جاکر کہو کہ وہ چار لڑکے جو میں انہیں دوں تو انہیں اپنے ساتھ لے جائیں اور وہ تین سال رکھکر اُنہیں وید پڑھائیں اور جو اعتراضات اُن کے دل میں قرآن کے متعلق ہیں وہ انکے کانوں میں ڈالیں۔ ان لڑکوں کا خرچ زمانہ تعلیم سے آخر تک میں ادا کروں گا۔ اگر اس عرصہ تعلیم میں سنسکرت پڑھ لینے اور ویدوں کا مطالعہ کر لینے کے بعد وہ لڑکے ہندو مذہب کو فوقیت اور اسلام کی کمزوریوں کے قائل ہو جائیں گے تو چار مبلغ ہندوؤں کو میرے خرچ سے تیار شدہ مل جائیں گے اور اگر وہ واپس میرے پاس آجائیں تو آئندہ مجھ سے کوئی سوال کریگا تو میں ایسے لوگوں کو پیش کر سکوں گا جو ہندو لٹریچر خود پڑھ سکیں۔ اس طرح چار لڑکے خود منتخب کر کے وہ پروفیسر میرے پاس بھیج دیں۔ میں اُنہیں عربی زبان اور قرآن پڑھاؤں گا اور اسلام کی خوبیاں اُنکو بتاؤں گا اور جتنی دیر وہ یہاں تعلیم حاصل کرینگے اُن کی تعلیم کا خرچ میں دوں گا اور کبھی اُن سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ مسلمان ہو جائیں جب وہ تعلیم سے فارغ ہو جائیں اور خود محسوس کریں کہ اسلام سچا

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

تاریخ درویشان کا ایک روشن باب بند ہو گیا

افسوس محترم ملک صلاح الدین صاحب درویش

ایم اے۔ مؤلف اصحاب احمد وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت کو نہایت دکھ بھرے دل سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد ضعیف العمری اور ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا رہنے کے بعد یکم و دو فروری کی رات کو لدھیانہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۳ء کو محترم ملک نیاز محمد صاحب مرحوم کے گھر بمقام پاکپتن ضلع منٹگمری حال ساھیوال پاکستان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پاکپتن منٹگمری گوگیرا اور قادیان میں حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل اور منشی فاضل ایم او ایل کا امتحان پاس کیا اور انگریزی و عربی میں ایم اے کی۔ لاہور یونیورسٹی سے انگریزی میں گولڈ میڈل لیا اس پر آپ کو امریکہ کے ایک کالج سے پیشکش ہوئی آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا مجھے لائق آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ تو آپ نے فوراً اپنے آپ کو وقف کر دیا اور امریکہ کالج میں معذرت کر دی کہ میں نے جہاں نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔

1935 میں آپ نے خود کو وقف کر دیا اس کے بعد آپ مختلف جماعتی خدمات پر مامور رہے تقسیم ملک سے قبل آپ لیکچرار جامعہ احمدیہ انچارج مرکزی لائبریری رہے اور ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

تقسیم ملک کے بعد جماعتی املاک کو واگذار کرانے میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا قادیان میں آپ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ناظم جائیداد ناظر تعلیم و تربیت آڈیٹر صدر انجمن۔ ناظر ضیافت۔ ناظر امور عامہ ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر بدر رہے اور لمبا عرصہ بحیثیت انچارج وقف جدید اور وکیل المال تحریک جدید بھی رہے۔ تادم آخر ممبر صدر انجمن احمدیہ رہے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے آپ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔

ان انتظامی مصروفیتوں کے ساتھ ساتھ آپ نے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالات زندگی اصحاب احمد تابعین اصحاب احمد مبشرین احمد مکتوبات اصحاب احمد کئی جلدوں میں تصنیف فرمائیں۔ علاوہ ازیں آپ کے معرکۃ الآراء مضامین سلسلہ کے اخبارات کی زینت بنتے رہے نیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے موضوع ''ذکر حبیب'' پر سالہا سال تقریر کرنے کا موقعہ ملا غیر مسلم بھائیوں سے آپ کے وسیع تعلقات تھے اور وہ اکثر آپ سے ملنے کے لئے آتے رہتے۔

۳۱ تاریخ کو چیک اپ کرانے اور داخل کرنے کے لئے آپ کو لدھیانہ ہسپتال لے جایا گیا اور یکم تاریخ کو زیادہ طبیعت خراب ہو گئی اور یکم اور دو کی درمیانی رات وفات ہو گئی آپ کی وفات کے سانحہ پر صدر انجمن احمدیہ انجمن تحریک جدید وقف جدید کے تمام اداراہ جات میں تعطیل کی گئی۔

محترم ملک صاحب کا وجود پابند صوم و صلوۃ تہجد گزار اور نہایت شفیق ہر ایک کی دلجوئی و خیر خواہی کرنے والا بہت سی خوبیوں سے متصف تھا بہت گہرے دینی علم کے ساتھ وسیع معلومات حاصل تھیں ہر ایک سے محبت و پیار سے پیش آتے سلسلہ کے کارکنوں کا احترام کرتے اور خلافت احمدیہ کے سچے فدائی انسان تھے۔ آپ کی طبیعت میں نہایت سادگی تھی۔

اسی روز نماز عصر کی ادائیگی کے بعد ساڑھے چار بجے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین ہونے پر دعا کرائی ہر دو موقعہ پر کثیر تعداد میں اہالیان قادیان اور غیر مسلم بھائیوں نے شرکت کی۔

مرحوم کی دو بیویاں تھیں پہلی بیوی آپ کی وفات سے قبل ہی فوت ہو گئی تھیں جن سے آپ کے تین بیٹے رشید الدین ملک کنیڈا۔ حمید الدین ناصر لندن۔ بشیر الدین ملک کنیڈا اور دو بیٹیاں وسیمہ قدسیہ، آصفہ طیبہ ہیں۔ دونوں بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔

آپ کی دوسری شادی بھدرواہ کشمیر میں ہوئی تھی جن سے آپکے دو بیٹے فلاح الدین ملک۔ کریم الدین ملک اور تین بیٹیاں مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد طالب کلکتہ۔ مکرمہ قانتہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب مالاباری قادیان۔ مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب ناصر قادیان ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے ملک کریم الدین صاحب کے علاوہ باقی تمام بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں عزیز کریم الدین کو آخر وقت تک خدمت کرنے کی سعادت ملی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ بدر اس موقعہ پر آپ کی اہلیہ محترمہ اور تمام بچگان و عزیزان اور آپکے دامادوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

مکھیہ منتری چھتیس گڑھ کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

مورخہ ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ کو جناب اجیت جوگی جی مکھیہ منتری چھتیس گڑھ کے پرداآمد پر اُن کی خدمت میں خاکسار نے جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ اور جماعتی تعارف بھی کروایا۔ اس موقعہ پر مکرم صدر صاحب بسنہ / پرداظہور حسن صاحب دانی اور مکرم انیس رانی صاحب سیکرٹری مال بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوشش کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور جماعتی کاموں میں بے شمار برکت عطا کرے۔ (حلیم احمد سرکل انچارج بسنہ / پرداچھتیس گڑھ)

جمشید پور کے 18ویں بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

جماعت احمدیہ جمشید پور کو اس سال بھی جمشید پور میں لگنے والے بک فیئر میں اپنا سٹال لگانے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا اسٹال ہر آنے والے کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ و دیگر کتابیں ہر عام و خاص کی توجہ کا مرکز تھے۔ غیر مسلم افراد جہاں جماعت احمدیہ کی امن و محبت و رواداری کا کھلے عام اظہار کر رہے تھے وہاں مسلمانوں کی نئی پود جماعت کی اس کاوش کو یہ کہکر سراہ رہی تھی کہ یہ عظیم کام صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔

۱۵ر نومبر سے ۲۴ نومبر کے دن جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے ایک تہوار ہی تھے جس میں کل جماعت اپنے فطری ذوق و شوق سے شامل ہوئی رمضان المبارک کی وجہ سے ان دس دنوں تک ڈیوٹی دینے والوں کے افطاری کا انتظام مکرم سید جمیل احمد صاحب کی اہلیہ نے کیا۔ جزاھن اللہ۔ محترم فرزان احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ محترم بشیر احمد خان صاحب معلم محترم سید جمیل احمد صاحب نائب صدر مکرم معین الحق صاحب زعیم انصار اللہ اور محترم مظہر الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خصوصی تعاون دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

جھارکھنڈ کے واحد اردو اخبار ''فاروقی تنظیم'' نے جماعتی بک فیئر کو اچھی کوریج دی۔

(سید آفتاب عالم۔ صدر جماعت احمدیہ جمشید پور)

سرکل امرتسر کی نئی جماعتوں میں

رمضان المبارک و عیدالفطر کی تقریبات

سرکل امرتسر میں فیروزپور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ وغیرہ اضلاع شامل ہیں جہاں پر بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی نئی شاندار مساجد و مشن ہاؤسز کی تعداد نو ہے جن میں ہمارے مبلغ و معلمین کرام متعین ہیں اس کے علاوہ دیگر جماعتوں میں بھی ہمارے معلمین کرام رات دن نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ رمضان سے قبل رمضان المبارک کی اہمیت و برکات و پروگرام سحری و افطاری وغیرہ پنجابی زبان میں شائع کروا کر جماعتوں میں تقسیم کئے گئے جس کے نتیجہ میں گذشتہ سالوں سے نمایاں طور پر رمضان المبارک میں نو مبائعین مرد اور عورتوں نوجوانوں اور بچوں میں بیداری اور جذبہ نظر آیا جملہ مساجد میں باقاعدہ طور پر نماز تراویح و درس و تدریس ہوتا رہا۔ علاوہ ازیں جہاں پر نو مبائعین نے روزے و دیگر عبادات بجالائیں وہاں پر صدقہ و خیرات کے علاوہ جماعتی لازمی چندہ جات کی ادائیگی بھی کی۔

مورخہ 6.12.02 کو عیدالفطر بڑی شان و شوکت سے منائی گئی مذکورہ بالا مساجد کے علاوہ ٹونگ سنتوں والا۔ میراں کوٹ۔ میں گرد و نواح کے دیہات میں رہنے والے نو مبائعین کے لئے سنٹر قائم کر کے نماز عید معلمین کرام نے پڑھائی۔ نیز ہر جگہ پر کثرت سے نو مبائعین کے علاوہ دیگر مسلمانوں نے بھی نماز عید پڑھی۔ اسی طرح عید و خطبہ کے بعد ہر سنٹر میں تواضع کا انتظام تھا۔ جس کا غیر احمدی مسلمانوں پر بھی اچھا اثر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کے ایمان میں برکت عطا فرمائے۔ اور ثبات قدم عطا فرمائے کیونکہ غیر احمدی مولوی شرارتیں بھی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ ان مولویوں کو ناکام و نامراد کرے۔

(رفیق احمد طارق سرکل انچارج امرتسر)

خصوصی درخواست دُعا

اسیران راہ مولا کیلئے

محض اعلائے کلمہ اور نماز و روزہ و اذان کی پابندی کی خاطر پاکستان کی جیلوں میں کئی اسیران راہ مولا ایک عرصہ سے قید ہیں۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت ان اسیران راہ مولیٰ کی باعزت رہائی اور ان کے اہل و عیال کے بخیریت رہنے کیلئے دعائیں کرتے رہیں (ادارہ بدر)

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت تبلیغ ٹریننگ کلاسیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور شدہ مجلس شوریٰ کی سفارشات کے مطابق ۱۳/ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت مسجد بیت السبحان کرائیڈن میں دعوت الیٰ اللہ کے طریق سکھانے کی پہلی ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی جس میں ۶۶/ افراد شامل ہوئے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مسعود بشیر صاحب نے کی۔ مکرم رفیق احمد جاوید صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پھر قائد تبلیغ نے پروگرام کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد پہلی تقریر ''دہشت گردی اور خودکشی'' کے موضوع پر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے کی۔

اس کے بعد حاضرین کو تین گروپس میں تقسیم کردیا گیا اور تینوں گروپس کو مختلف اسباق دیئے گئے۔ دوپہر کے کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہونے والے اجلاس میں مکرم رفیق طاہر صاحب نائب قائد تبلیغ نے ''تبلیغ کی اہمیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ پھر مکرم قریشی داؤد احمد صاحب نے دعوت الیٰ اللہ کے میدان میں احمدیوں کی ذمہ داریوں کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر حاضرین سے ذاتی حوالہ سے تبلیغی وعدہ جات لئے گئے۔ اس کے بعد دعوت الیٰ اللہ کے لئے تیار کئے جانے والے نئے مواد کا تعارف کروایا گیا۔ اس مواد میں نمائش کے لئے مختلف مختصر کتابچے اور تبلیغی سٹالز کے لئے پوسٹرز شامل ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک کلاس ۲۰/ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو مسجد دار البرکات برمنگھم میں ہوئی جس میں مڈلینڈ کی جماعتوں کے افراد شامل ہوئے۔ نیز ۲۷/ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں بھی ایک ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی۔ (رپورٹ فرخ سلطان)

بقیہ صفحہ: (75)

کود پڑیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی تھیں انکی خوبی اور اپنے آبائی وطن سے وفاداری و محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے بچپن کے سکول کے دو ہونہار طالب علم کو ہر سال NASA کے Study Tour کیلئے سپونسر کرتی تھیں۔ اور اب تک دس بچے ٹاگور سکول کرنال کے امریکہ جاچکے ہیں۔ انکے قول و فعل سے اُنکے سکول و کرنال کے لوگ خصوصاً اور ہندوستان کے نوجوان عموماً بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی اس دردناک بے وقت کی موت سے سارے بھارت اور خاص کر کے کرنال میں دُکھ و صدمہ کا اندھیرا چھا گیا۔ اب آئے دن اُنکے نام سے کئی Scholarship دیئے جانے اور کئی اعلیٰ علمی اداروں کو منسوب کرنے کا اعلان کیا جارہا ہے۔

یہ مضمون محترمہ کلپنا چاولہ صاحبہ کے حوصلہ، کامیابی اور خوبیوں کا شمار نہیں کرسکتا لیکن میرا یہاں پر ایک مقصد یہ بھی ہے کہ یہ ایک سبق ہے جو ہم موصوفہ کی زندگی سے حاصل کرسکتے ہیں اور ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے۔ جہاں کچھ لوگ دھرم ذات پات کی سیاست کھیل کر لوگوں میں نفرت و دشمنی کا شعلہ بھڑکانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور یہاں غریب اور کمزور ملک دن بدن امیر و طاقت ور ملکوں اور قوموں کی خود پرستی خود غرضی اور بربریت کا شکار ہو رہا ہے وہاں پر کلپنا چاولہ کی طرح کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن پر ساری قوم بلاامتیاز فخر کرتی ہے اور انکی موت پر آنسو بہاتی ہے موصوفہ نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ جب وہ فلک سے دنیا کو دیکھتی تھیں تو ہماری یہ دھرتی بہت خوبصورت نظر آتی تھی کاش کہ ہر ایک انسان اسے دیکھ پاتا اور یہ بھی کہا کہ جب میں نے فلک پر جانے کا ارادہ طے کیا اور اس کام میں گامزن ہوگئی تو یہ میں نے نہیں سوچا کہ میں کہاں کی ہوں یا کیا ہوں یا میں پہلی ہندوستانی عورت ہوں جو خلاء میں جارہی ہوں میں نے صرف یہی سوچا کہ مجھے یہ کام کرنا ہے ہمیں چاہیئے کہ اس حسین دنیا کو درحقیقت حسین بنانے کے لئے پورے انصاف و ایمانداری کے ساتھ ایسے کام کریں جس سے قوم و انسانیت کی ترقی و بہبودی ہو۔ میں اس افسوسناک حادثہ پر کلپنا چاولہ کے والدین لواحقین اور اہل وطن سے اظہار افسوس کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو پھر وہ جہاں اُترا ڈوبا۔ میرے اس جواب پر وہ حیران سا رہ گیا اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا تو پھر یہ عبادتیں ہمیشہ ہی کرنی پڑیں گی۔۔۔۔ میں نے کہا آپ فرمائیے جس دریا کا آپ ذکر کررہے ہیں وہ محدود ہے یا غیر محدود وہ مبہوت سا ہوگیا اور کہنے لگا ہے تو غیر محدود میں نے کہا پس پھر یقین رکھیں کہ جہاں وہ شخص کشتی سے نیچے اُترا وہیں ڈوبا۔۔۔''

(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ ۱۸۰ صفحہ ۲۲۳)

واگاڈوگو شہر (بورکینا فاسو) میں
مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے
پہلے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

رپورٹ: ظفر احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ واگاڈوگو

مجلس اطفال الاحمدیہ واگاڈوگو کو اپنا پہلا اجتماع مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۰۲ء بروز اتوار سمگاندے میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یوں تو اطفال کا اجتماع بھی خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ منعقد ہوتا رہا ہے مگر یہ پہلا موقع ہے جس میں اطفال الاحمدیہ کا اجتماع علیحدہ منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں کثرت سے اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے واگاڈوگو شہر کے چھ مختلف حلقوں میں باقاعدہ کلاسز لگا کر اجتماع کی تیاری کروائی گئی۔

ان کلاسز میں اطفال و ناصرات نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ اجتماع سے ایک ہفتہ قبل اطفال و ناصرات کے لئے ایک پارک میں پکنک کا اہتمام کیا گیا جس میں ۱۹۰ بچے شامل ہوئے۔ اس موقع پر بچوں کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ اجتماع گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ نے چار وقار عمل کئے جس میں ۸۰ خدام نے شرکت کی۔

پروگرام کے مطابق ۲۶ مئی کو ساڑھے آٹھ بجے تمام حلقہ جات سے اطفال و ناصرات اجتماع گاہ پہنچ گئے۔ پہلے سیشن کی صدارت ایک مخلص فرنچ احمدی مکرم نوید مارٹی صاحب نے کی جو کہ وقفِ عارضی پر بورکینا فاسو آئے ہوئے تھے اور ایم ٹی اے میں خدمت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نوید مارٹی صاحب نے تقریر کی بچوں کو نصائح فرمائیں اور افتتاحی دعا کروائی جس کے بعد تلاوت، اذان، تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے۔

علمی مقابلہ جات کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور کھانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں اطفال و ناصرات نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

اختتامی تقریب کا آغاز شام پانچ بجے ہوا جس کی صدارت مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم کابورے سلیمان صاحب نے شکریہ ادا کیا جس کے بعد مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے بعدہ مکرم امیر صاحب نے بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس اجتماع میں ۱۵۰ اطفال، ۱۲۰ ناصرات اور ۴۵ والدین نے شرکت کی۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ: (12)

ہے تو بے شک اپنی مرضی سے مسلمان ہو جائیں۔ اور اگر ان پر اسلام واضح نہ ہو تو میرے خرچ پر قرآن سے واقف ہو کر وہ ہندوؤں کے مبلغ بن جائیں گے۔ اور اسلام کے خلاف محاذ قائم کریں گے۔ غرض دونوں طرف کا خرچ میں دوں گا اور کوئی بوجھ ہندو قوم پر نہیں پڑے گا۔ امام جماعت احمدیہ کے اس بات کو سن کر وہ لڑکے کچھ جھجک سے گئے اور انہوں نے سوال کرنے بند کردیئے۔

(قادیانی مسئلہ کا جواب مطبوعہ ربوہ صفحہ ۷۳-۷۵)

حضرت مصلح موعودؓ اپنے علم و عقل کو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی سمجھتے تھے کیسا ہی مد مقابل ہو اور چیستان ڈالنے والا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے سامنے لاجواب ہو جاتا تھا مگر عزت نفس مجروح ہوئے بغیر۔ بہر حال ایک اباحتی کہیئے یا جھوٹا صوفی کہیئے نے بھی آپ سے ملاقات کرکے سوال کیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں ''مجھے ہمیشہ ایک لطیفہ یاد رہتا ہے ایک دفعہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے بعد مسجد سے روانہ ہونے لگا تو ایک دوست نے کہا کہ کوئی صاحب آئے ہوئے ہیں اور وہ کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتے ہیں وہ غیر احمدی تھا جو ہوشیار پور کی طرف کا تھا وہ آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں میں نے کہا فرمائیے۔ وہ کہنے لگا اگر کوئی دریا کے دوسرے کنارے جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ جائے تو کنارے پر پہنچ کر کیا کرے۔ اس سوال کے دو ہی جواب دیئے جاسکتے تھے کہ وہ اُتر جائے یا بیٹھا رہے اور عام حالت میں انسان یہی جواب دے سکتا ہے کہ جب دریا کا کنارہ آجائے تو عقلمند آدمی کا کام یہی ہے کہ کشتی سے اُتر جائے۔ پس اپنے خیال میں اُس نے ایک چیستان ڈالی تھی اور اس کا خیال تھا کہ میں یہی جواب دوں گا کہ جب کنارہ آجائے تو انسان اُتر جائے اور میرے اس جواب پر پھر دوسری بات یہی کہنی تھی کہ بہت اچھا جب انسان کو خدا مل گیا تو پھر اُسے عبادت کرنے کی کیا ضرورت ہے مگر جونہی اُس نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کی حقیقت مجھ پر ظاہر کردی اور میں نے اُسے یہ جواب دیا کہ اگر تو جس دریا میں وہ کشتی پر سوار ہے اس کا کوئی کنارہ ہے تو بے شک جب کنارہ آئے تو اُتر جائے لیکن اگر

قرارداد تعزیت بر وفات

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

درویش قادیان و مؤلف اصحاب احمدؑ

منجانب صدرانجمن احمدیہ انجمن تحریک جدید ووقف جدید

رپورٹ مکرم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی قادیان ومکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید ومکرم ناظم صاحب وقف جدید کہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ممبر صدرانجمن احمدیہ و سابق وکیل المال تحریک جدید و سابق ناظم وقف جدید مورخہ یکم و۲ر فروری کی درمیانی شب وفات پاگئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی اڑسٹھ سالہ طویل جماعتی خدمات کے پیش نظر ہر سہ مرکزی انجمنوں، صدرانجمن احمدیہ وانجمن احمدیہ تحریک جدید وانجمن احمدیہ وقف جدید قادیان کی طرف سے قرارداد تعزیت پیش ہے۔

مرحوم ۱۱ر جنوری ۱۹۱۳ء کو پاکپتن ضلع منٹگمری (ساہیوال) میں پیدا ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے بوقت وفات مرحوم کی عمر ۹۰ سال ہو چکی تھی۔ والد ماجد کا نام محترم ملک نیاز محمد صاحب اور والدہ محترمہ کا نام محمودہ بیگم تھا صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت حکیم دین محمد صاحبؓ آپ کے تایا اور خسر بھی تھے۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ آپ کی اہلیہ اوّل تھیں درویشی دور میں بھدرواہ کشمیر کی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ سے دوسری شادی کی۔

آپ نے میٹرک کرنے کے بعد منشی فاضل اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد عربی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور ۱۹۳۵ء میں اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ صدر انجمن احمدیہ کو ایک ٹرینڈ لائبریرین کی ضرورت تھی جس پر آپ کا انتخاب ہوا اور لائبریرین کا کورس کروانے کے بعد آپ کو مرکزی لائبریری قادیان کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ 1936-37ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔

تقسیم ملک کے بعد جب قافلے قادیان سے ہجرت کر رہے تھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نگرانی میں آپ کو اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش کو ترجیحی بنیاد پر فہرستیں تیار کرنے کا موقع ملا۔ پھر بطور ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی جائیدادوں کے دستاویز فراہم کرانے اور رجسٹریشن کی کارروائی میں نمایاں خدمات کا موقع ملا۔

پھر بطور سیکرٹری بہشتی مقبرہ، آڈیٹر۔ ناظر ضیافت۔ ناظم تعلیم وتربیت۔ ناظر امور عامہ۔ ناظر بیت المال آمد۔ قائم مقام ناظر دعوۃ و تبلیغ اور وکیل المال تحریک جدید اور لمبا عرصہ انچارج وقف جدید اور صدر مجلس وقف جدید اور تین سال تک ناظر اعلیٰ صدرانجمن احمدیہ کے اہم انتظامی عہدہ پر بھی خدمات بجالانے کی سعادت ملی اور تا وفات صدرانجمن احمدیہ کے ممبر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح ہفت روزہ اخبار بدر کے ایڈیٹر اور لمبے عرصہ تک پرنٹر و پبلشر بھی مقرر رہے۔

کئی سال تک جلسہ سالانہ کے سٹیج سے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اسی طرح آنریری طور پر ناظم دارالقضاء۔ رکن اصلاحی کمیٹی۔ رکن نگران بورڈ بدر اور صدر کمیٹی مرکزی لائبریری اور رکن کمیٹی برائے سینئر و سیلیکشن گریڈ وغیرہ عہدوں پر خدمات بجالاتے رہے۔

سب سے گرانقدر خدمت مرحوم کی وہ سلسلہ تالیف ہے جو درویشی دور میں آپ نے اصحاب احمدؑ کے نام سے شروع فرمائی اور انتھک محنت اور مالی وسائل کی دقتوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض جلیل القدر صحابہ اور بعض تابعین اور بعض تبع تابعین کی سیرت و سوانح جمع کر کے شائع کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آخر عمر میں بھی جبکہ کمزوری کی وجہ سے مرحوم گھر سے باہر نکلنے سے معذور ہو چکے تھے بستر پر ہی مسودات کے ڈھیر میں گھرے رہتے اور لیٹے لیٹے بھی کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے۔

مرحوم کا ایک نمایاں وصف بیماروں کی تیمارداری تھا۔ کسی کو علم ہو یا نہ ہو کہیں کوئی بیمار ہوتا تو محترم ملک صاحب کو ضرور علم ہوتا اور آپ اسکی عیادت کرتے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعۂ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ ثانی اور ہر دو اہلیہ محترمات سے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑیں ہیں۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ہر سہ مرکزی انجمنوں کی طرف سے تعزیتی قرارداد کے مذکورہ بالا مضمون کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

۲۔ اور اس کی نقول سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض ملاحظہ و دُعا اور درخواست برائے نماز جنازہ غائب ارسال کی جائے۔ اور ہفت روزہ بدر قادیان و الفضل انٹرنیشنل لنڈن اور رسالہ مشکوٰۃ قادیان وانصار اللہ قادیان کو بغرض اشاعت بھجوائی جائے۔ اور مرحوم کی اہلیہ ثانی اور دونوں بیویوں سے موجود تمام اولاد اور برادر محترم ملک حشمت اللہ صاحب مقیم امریکہ کی خدمت میں بمعرفت محترم ناظر صاحب خدمت درویشان و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان بھجوادی جائیں۔

ہندوستان کا ناز کلپنا چاولہ

از۔ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان)

یکم فروری کے رات آٹھ بجے جب بدستور میں نے Star News میں The Big Fight دیکھنا شروع کیا تو چند ہی منٹوں میں امریکہ کا Space Shuttle (خلائی جہاز) Columbia کے حادثہ کی خبر آنے لگی اور پھر کیا تھا اس کے بعد Big Fight کا نشر ہونا ختم ہو گیا اور رات بھر اس حادثہ کا ذکر Star news آج تک۔ ذی نیوز۔ وغیرہ میں متواتر آنے لگا اور رات کے ایک بجے تک میں اس دردناک خبر کی تفصیل و تبصرہ و تذکرہ ان تمام نیوز چینلو میں افسردہ ہو کر دیکھتا رہا۔ کہیں پر کوئی بھی حادثہ ہو جس میں معصوم لوگوں کی جانیں جائیں تو یہ ایک تکلیف دہ خبر ہوتی ہے۔ لیکن اگر ایک ایسا حادثہ ہو جس میں بہت ساری قیمتی جانیں چلی جائیں جو اپنے ہنر و قابلیت کے لحاظ سے مشہور و معروف ہوں اور علم کی ترقی اور دنیا کی بہبودی کیلئے کام کرتی ہوں تو پھر تو صدمہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور دل یقیناً افسردہ ہو جاتا ہے لیکن یہاں پر تو معاملہ کچھ اور تھا ورنہ کیا وجہ تھی کہ میں رات کے ایک بجے تک مختلف نیوز چینلوں کو ایک کے بعد دیگر دیکھتا رہا اور دل میں یہی خواہش تھی کہ اللہ کرے کہ کوئی معجزہ ہو جائے یوں تو دنیا میں ہر روز بلکہ ہر لمحہ حادثات میں کئی لوگ مارے جاتے ہیں جن میں کچھ قیمتی جانیں بھی ہوتی ہیں مگر ہماری نظر اس سے سرسری رنگ میں گذر جاتی ہے کوئی خاص توجہ نہیں ہوتی کیونکہ ہمارا اُن سے کوئی خاص رشتہ یا ناطہ نہیں ہوتا یہاں پر بات اور تھی امریکہ کے اس Space Shuttle جسکا نام کولمبیا تھا اُس میں جو سات Astronaut مارے گئے اُس میں ہماری مادر وطن بھارت کے صوبہ ہریانہ کے شہر کرنال میں پیدا ہوئی بھارت کی ایک بہادر بیٹی کلپنا چاولہ بھی تھیں۔ جو دوسری بار Space Mission میں گئی تھیں اور اگرچہ اب وہ امریکہ کی شہری ہو گئی تھیں مگر چونکہ اُنکی پیدائش و پرورش اور ابتدائی تعلیم ہندوستان میں ہوئی تھی اور ہندوستان کے کرنال (ہریانہ) شہر سے انکو بہت لگاؤ تھا اس لئے انکی اچانک بے وقت موت پر دل بہت غمگین ہوا۔

کچھ لوگ اپنی محنت لگن جوش و ولولہ جستجو قابلیت اچھے کردار اور نمایاں کامیابی و کامرانی سے حقیقی معنوں میں آسمان کو چھوتے ہیں اور دوسروں کیلئے مثالی نمونہ، راہ نما، مشعلِ راہ اور جوش پیدا کرنے کی سرچشمہ بن جاتے ہیں۔ اور اس دنیا میں ترقی کیلئے یہ ایک بہت ضروری چیز ہے۔ محترمہ کلپنا چاولہ بھی ایک ایسی ہی شخصیت تھیں جو ہندوستان کی نوجوان نسل خاص کر کے ہونہار لڑکیوں کے لئے تادیر ایک Light House بنکر رہنمائی وہ حوصلہ افزائی کرتی رہیں گی۔

موصوفہ کی پیدائش کرنال میں یکم جولائی 1961 میں ہوئی۔ کرنال کی Tagore Bal Niketan سکول سے میٹرک اور دیال سنگھ کالج سے Pre Engineering مکمل کرنے کے بعد اپنے والد صاحب کی رائے کے خلاف Punjab Engineering College چنڈی گڑھ سے Aeronautical Engirneering کی ڈگری حاصل کی۔

شروع سے ہی چاند ستاروں کو دیکھنے کی انکی خواہش تھی بچپن میں اکثر کھلے آسمان کے نیچے آنگن میں سونا پسند کرتی تھیں تاکہ چاند ستاروں کے قریب ہو سکیں۔ اپنے بھائی کے ساتھ وہ ہریانہ Flying Club بھی جایا کرتی تھیں تاکہ ہوائی جہاز میں اُڑ سکیں۔ اپنے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لئے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے موصوفہ 1982 میں مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ گئیں وہاں پر University of Texas سے ایم ایس سی۔ اور یونیورسٹی آف Colorado سے پی ایچ ڈی کرنے کے بعد نیشنل ایرونیٹک اینڈ سپیس ایڈمنسٹریشن NASA میں کام کرنے کی درخواست دی 1995 مارچ سے وہاں کام کرنے لگیں۔ انکی قابلیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ Astronaut Programme کے لئے ہر دو سال بعد تقریباً چار ہزار درخواستوں میں سے NASA صرف بیس افراد کو چنتا ہے اور 95 میں اُن چند خوش قسمت لوگوں میں سے کلپنا چاولہ بھی ایک تھیں۔ پھر 1997 میں انکو سپیس جانے کیلئے چن لیا گیا اور اسطرح ہندوستانی نسل کی وہ پہلی عورت تھیں جو سپیس گئیں۔ اب اس سال جب دوبارہ انہیں فلائٹ Engineer کے طور پر کولمبیا میں جانے کا موقعہ ملا تو کیا پتہ تھا کہ واپسی سفر پر دنیا کی سطح سے صرف 65 کلو میٹر اور چند منٹوں کی دوری میں جبکہ انکے واپسی استقبال کیلئے لوگ بیقرار تھے کولمبیا ایک حادثہ کا شکار ہو جائیگا اور وہ کم عمری میں اس دنیائے فانی سے چل بسینگی!

اُس زمانے میں جب اس فیلڈ میں عورتیں عموماً جانے کو تیار نہیں ہوتی تھیں اور والدین و سماج بھی اس کے خلاف ہوتا تھا موصوفہ نے پوری کوشش و ہمت کے ساتھ اس میدان میں

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 | Tuesday | 11/18 Feb 2003 | Issue No. 6/7

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

ایک جائزہ

یورپ کے پادریوں کا ایک تہائی حصہ مسیح ناصری کے مردوں میں سے جی اٹھنے اور آسمان پر چڑھ جانے پر ایمان نہیں رکھتا

(اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن)

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لندن کے ایک جائزہ کے مطابق جوکہ اسکے مذہبی نامہ نگار Jonathan peter کے حوالہ سے اخبار مذکور کی 31 جولائی 2002 کی اشاعت میں طبع ہوا ہے یورپ کے عیسائی پادریوں کے متعلق تحریر ہے کہ ان کا ایک تہائی حصہ یسوع مسیح کے آسمان پر چڑھ جانے پر ایمان نہیں رکھتا۔

Jonathan peter کے مطابق دس ہزار پادریوں میں سے دو ہزار سے رابطہ کرنے پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہر دوسرا پادری مسیح پر ایمان کو مدار نجات نہیں سمجھتا عیسائیت کے روایتی عقائد کو پہلے بھی شک و شبہ سے دیکھا جاتا تھا مگر حالیہ تحقیق سے ان عقائد کے شبہات کے بارہ میں پہلی دفعہ وضاحت سے اظہار کیا گیا ہے۔ پادریوں کا دو تہائی حصہ حضرت مسیح ابن مریم کے بجسد عنصری آسمان پر جانے کے بارے میں شک میں ہے نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ یہ امر ناقابل برداشت ہے کہ کلیسا میں پادری لوگ اپنے پیروکاروں سے ایمان میں بہت کم ہیں اس طرح بے ایمان لوگ ایمانداروں کی قیادت کر رہے ہیں Dr. Peter Brietey Executive Director Christian Research کا کہنا ہے کہ یہ جائزہ چار ہزار کلیساؤں کی تحقیق پر مشتمل ہے۔

سوال یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت کے بانی سینٹ پال کے کرنتھیوں کے نام خط میں جو عہد نامہ جدید میں شامل ہے لکھا ہے ''اگر مسیح مردوں میں سے نہ جی اٹھا تو ہماری تبلیغ بیکار ہے اور تمہارا ایمان بھی بے کار ہے۔

(کرنتھیوں ۱ آیت ۱۴۔۱۵)

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

(مسیح موعودؑ)

تقریبا ایک صدی پہلے کاسر صلیب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے عالم الغیب والشہادۃ خدا سے خبر پاکر فرمایا۔

''یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نو امید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی پیشوا ہوگا۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۶)

یہ ان دنوں کی بات ہے جب مسیح محمدی نے مسیح ناصری کی طبعی وفات کا اعلان کر کے ان کے بجسدِ عنصری آسمان پر اٹھائے جانے اور جسمانی نزول کے عقیدہ کا بطلان ثابت کیا تھا اور چودھویں صدی کے مسلمان علماء اور عیسائیوں نے اسکی شدید مخالفت کی تھی اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے اعلان کیا تھا کہ میں نے آپ کی کتاب 'براہینِ احمدیہ' کی تعریفیں کر کے آپ کی عزت افزائی کی تھی۔ اب میں ہی آپ کی تذلیل کروں گا۔ وہ تُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ کا ارشاد ربانی بھول گئے۔ انہوں نے سارے ہندوستان کے مخالف علماء سے وفات مسیح اور دعویٰ مسیحیت کے انکشاف پر حضرت مسیح موعودؑ کی تکفیر کے فتویٰ پر دستخط لئے۔ مگر وہ نادان کیا جانے کہ جس کہ ساتھ تائید رب الوریٰ ہوا سے کون نیچا دکھا سکتا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya International

The First ISLAMIC Digital Satellite Channel

Broadcasting Round The Clock

Audio Frequency	
English	: 7.02 MHz
Arabic	: 7.20 MHz
Bengali	: 7.38 MHz
French	: 7.56 MHz
Turkish	: 8.10 MHz
Indonesian	: 7.92 MHz
Russian	: 7.92MHz

Satellite	: Asia Sat-2 100.5 Deg. East.
LNB	: C Band
Transponder	: 1-A
Down Link Frequency	: 36.60 GHz/3660MHz
Local Frequency	: 05150
Polarity	: Vertical
Symbol rate	: 27500
PID	: Auto
FEC	: 3/4
Dish Size	: 2 Meters/6-Feet (Solid)

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

Muslim TV AHMADIYYA International

M.T.A International
P.O Box. 12926, London SW 18 4ZN
Tel. : 44-181870 8517 Fax : 44-181-874 8344
Website : http://www.alislam.org/mta

M.T.A QADIAN
NAZARAT NASHRO - ISHAAT
Qadian - 143516
Ph.: 01872-20749 Fax : 01872-20105

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆ اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں نماز سکھانے، قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن، ترجمۃ القرآن و ہومیو پیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر و سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ ☆ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن، الفضل انٹرنیشنل لندن جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں جس کا نمبر نیچے دیا گیا ہے۔ ☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، ہومیو پیتھی کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ C قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔